سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

(جمعتہ المبارک 19، سوموار 22، منگل 23، بدھ 24، جمعرات 25، جمعتہ المبارک 26، سوموار 29۔ مئی 2017)

(یوم الجمع، 22، یوم الاثنین 25، یوم الثلاثہ 26، یوم الاربعاء 27، یوم الخمیس 28، یوم الجمع 29 شعبان المعظم، یوم الاثنین، 2۔ رمضان المبارک 1438ھ)

سولھویں اسمبلی: انتیسواں اجلاس

جلد 29 : شمارہ جات : 1 تا 7

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

انتیسواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 19۔ مئی 2017

جلد 29: شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2۔	ایجنڈا	------------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	------------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	13
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	14
6۔	چیئرمینوں کا پینل	------------	15

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تعزیت		
7۔	ممبر اسمبلی محترمہ فائزہ احمد ملک کے بھائی کی وفات پر دعائے مغفرت	------------	15
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)		
8۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	16
9۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	60
10۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	63
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)		
11۔	مسودہ قانون (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	75
12۔	مسودہ قانون شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	75
13۔	مسودہ قانون وومن پروٹیکشن اتھارٹی پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	76
	پوائنٹ آف آرڈر		
14۔	کشمیریوں کے ساتھ ہونے والے ظلم کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کا مطالبہ	------------	77
15۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	82
	قرارداد		
16۔	کلبھوشن یادیو کے معاملے کو عالمی سطح پر مؤثر انداز میں اٹھانے کا مطالبہ	------------	83
17۔	کورم کی نشاندہی	------------	85

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوموار، 22۔ مئی 2017	
	جلد 29: شمارہ 2	
18۔	ایجنڈا ------------	89
19۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	91
20۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	92
	سوالات (محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن)	
21۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	93
22۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	132
23۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	141
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
24۔	مسودہ قانون (ترمیم) پریزنز 2016، نشان زدہ سوالات نمبر 8025 اور 8058 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	148
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
25۔	نشان زدہ سوال نمبر 8402 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	150
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
26۔	نشان زدہ سوال نمبر 8383 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	150
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
27۔	نشان زدہ سوال نمبر 8445 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	151

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
28-	نشان زدہ سوال نمبر 8334 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کیا جانا ----------	152
29-	کورم کی نشاندہی ----------	154
	منگل، 23- مئی 2017	
	جلد 29: شمارہ 3	
30-	ایجنڈا ----------	157
31-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	159
32-	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	160
	سوالات (محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری اور آبپاشی)	
33-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	161
34-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	200
35-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	204
	پوائنٹ آف آرڈر	
36-	ارسا (IRSA) کے لئے پنجاب کا نمائندہ تعینات کرنے کا مطالبہ ----------	208
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
37-	تحاریک استحقاق نمبر 12، 14، 25، 31 اور 44 بابت سال 2016 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	209
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
38-	زیرو آور نوٹس نمبر 175 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	209

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
39۔	مسودہ قانون ممانعت شیشہ سموکنگ پنجاب 2014، میڈیکل / سرجیکل آئٹیمز کی خریداری میں بدعنوانی اور بے ضابطگی کے حوالے سے پوائنٹ آف آرڈر، تحریک التوائے کار نمبر 618، نشان زدہ سوالات نمبر 3020، 3559، 7148 اور زیرو آور نوٹس نمبر 176 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	210
40۔	نشان زدہ سوال نمبر 7621 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	213
41۔	نشان زدہ سوال نمبر 8288 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	214
42۔	تحریک التوائے کار نمبر 1093، نشان زدہ سوالات نمبر 2588، 3539، 4980، 7169، 7677 اور 7681 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	215
43۔	مسودہ قانون (ترمیم) اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	217
	پوائنٹ آف آرڈر	
44۔	ممبران اسمبلی کی تنخواہوں میں اضافے کا مطالبہ ------------	218
	تحاریک استحقاق	
45۔	کمشنر اور ڈی سی او فیصل آباد کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ نامناسب روّیہ (۔۔۔ جاری) ------------	221
	تحاریک التوائے کار	
46۔	لوکل کونسلز کی ڈسپنسریوں میں تعینات ڈاکٹرز و دیگر عملہ کی پروموشن کا مطالبہ ------------	222

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
47۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	223
	قرارداد	
48۔	الیکٹرانک میڈیا کے صحافیوں کے لئے سروس سٹرکچر تشکیل دینے، تنخواہوں، اوقات کار اور میڈیکل الاؤنس جیسی مراعات کا مطالبہ ------------	224
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
49۔	صوبہ میں عطائی معالجوں کے خلاف ٹھوس اقدامات کا مطالبہ ------------	228
50۔	زرعی آمدن پر انکم ٹیکس کی حد -/80,000 روپے سے بڑھا کر 4 لاکھ روپے کرنے کا مطالبہ ------------	229
51۔	بہاولپور میں ادویات مارکیٹ اور وکٹوریہ ہسپتال کے درمیان اوورہیڈ برج بنانے کا مطالبہ ------------	234
	زیرو آور نوٹس	
52۔	بنک آف پنجاب کا "اپنا روزگار سکیم" کی گاڑیاں قواعد و ضوابط نظر انداز کر کے تقسیم کرنے کا انکشاف ------------	239
53۔	علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں سیوریج کے لئے علیحدہ پائپ لائن ڈالنے کا مطالبہ ------------	241
	بدھ، 24۔ مئی 2017	
	جلد 29: شمارہ 4	
54۔	ایجنڈا ------------	245
55۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	251
56۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	252

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تعزیت	
57۔	نواب صادق محمد خان (مرحوم) کے لئے دعائے مغفرت ------------	253
	سوالات (محکمہ جات خوراک، زراعت اور امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)	
58۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	253
59۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	267
60۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	274
61۔	کورم کی نشاندہی ------------	279
	تحاریک استحقاق	
62۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------	280
	تحاریک التوائے کار	
63۔	زرعی اور ویٹرنری گریجویٹس کو الاٹمنٹس کے باوجود رقبہ نہ ملنے پر پریشانی کا سامنا ------------	281
64۔	راولپنڈی ڈی ایچ کیو ہسپتال میں سی ٹی سکین مشین کی خرابی ------------	282
65۔	راولپنڈی میں ترک کمپنی البیراک کا سرکاری اراضی پر قبضہ ------------	282
66۔	گوجرانوالہ ریجن کی 75 سے زائد غیر دوامی نہروں کو پانی کی سپلائی بحال نہ کیا جانا ------------	283
67۔	پنجاب پولیس میں نئی اور پرانی وردی کے استعمال سے پولیس ملازمین اور عوام کو پریشانی کا سامنا ------------	284
	پوائنٹ آف آرڈر	
68۔	تونسہ شریف کی سی آر بی سی نہر میں پانی کی سپلائی کا مطالبہ ------------	285

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	(آئینی قراردادیں)	
69۔	آئین کے آرٹیکلز 147 اور 245 کے تحت قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک ------------	286
	قرارداد	
70۔	آئین کے آرٹیکلز 147 اور 245 کے تحت صوبائی اسمبلی پنجاب میں چین پاکستان اقتصادی راہداری کے لئے سپیشل سکیورٹی ڈویژن ٹروپس کی تعیناتی کی توثیق کا مطالبہ ------------	287
	آرڈیننسز (میعاد میں توسیع)	
71۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک ------------	288
72۔	آئین کے آرٹیکل A(2)128 کے تحت قراردادیں ------------	290
73۔	آرڈیننس تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017 کی میعاد میں توسیع ------------	290
74۔	آرڈیننس شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017 کی میعاد میں توسیع ------------	291
75۔	آرڈیننس (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017 کی میعاد میں توسیع ------------	292
76۔	آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی راولپنڈی پنجاب 2017 کی میعاد میں توسیع ------------	293
76۔	آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی فیصل آباد 2017 کی میعاد میں توسیع ------------	294
78۔	آرڈیننس نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017 کی میعاد میں توسیع ------------	295
79۔	آرڈیننس (ترمیم) پولیس آرڈر 2017 کی میعاد میں توسیع ------------	296
	آرڈیننسز (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	
80۔	آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی راولپنڈی 2017 ------------	296
81۔	آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی فیصل آباد 2017 ------------	297

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
82۔	آرڈیننس نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017	------------	297
83۔	آرڈیننس (ترمیم) پولیس آرڈر 2017	------------	298
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)		
84۔	پالیسی کے اصولوں پر تعمیل اور عملدرآمد کے بارے میں سالانہ رپورٹیں بابت سال 12-2011 اور 2013 کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	298
85۔	محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 13-2012 اور 15-2014 کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	299
86۔	پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 15-2014 کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	299
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)		
87۔	مسودہ قانون شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017	------------	300
88۔	کورم کی نشاندہی	------------	316
89۔	مسودہ قانون شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017 (۔۔۔جاری)	------------	316
90۔	مسودہ قانون تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017	------------	327
91۔	کورم کی نشاندہی	------------	338
92۔	مسودہ قانون تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017 (۔۔۔جاری)	------------	340
93۔	مسودہ قانون (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017	------------	350
	جمعرات، 25۔ مئی 2017		
	جلد 29: شمارہ 5		
94۔	ایجنڈا	------------	359
95۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	361
96۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	362

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ جات محنت وانسانی وسائل اور سپیشل ایجوکیشن)	
97۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	363
98۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	376
99۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	381
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
100۔	نشان زدہ سوال نمبر 8303 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	383
101۔	نشان زدہ سوال نمبر 7183 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	384
	تحاریک استحقاق	
102۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) -----------	385
	تحاریک التوائے کار	
103۔	ضلع نارووال میں محکمہ تعلیم کی میرٹ پالیسی کو ٹیکنیکل طریقوں سے ناکام بنانے کا انکشاف -----------	386
104۔	فیصل آباد میں انتظامیہ کی جانب سے چائلڈ لیبر قوانین کی دھجیاں اڑانے کا انکشاف -----------	387
105۔	گوجرانوالہ ڈویژن میں سب جیلیں بنانے کا منصوبہ فلاپ ہونے کا انکشاف -----------	389
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
106۔	خوراک اور زراعت پر عام بحث -----------	390
107۔	کورم کی نشاندہی -----------	391

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	جمعۃ المبارک، 26۔ مئی 2017		
	جلد 29: شمارہ 6		
108۔	ایجنڈا	------------	395
109۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	397
110۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	398
	سوالات (محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور جیل خانہ جات)		
111۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	399
112۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	409
113۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	422
	تحاریک استحقاق		
114۔	استحقاق کمیٹی کے فیصلے پر آئی جی پولیس کا عملدرآمد نہ کرنا	------------	430
	تحاریک التوائے کار		
115۔	پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں کروڑوں روپے کے انجکشن زائد المیعاد ہونے کا انکشاف	------------	433
116۔	سرکاری ہسپتالوں میں ادویات اور فلموں کی خریداری میں کرپشن کا انکشاف	------------	434
117۔	محکمہ اوقاف و مذہبی امور کی ناقص حکمت عملی کی وجہ سے سالانہ لاکھوں روپے کے نقصان کا انکشاف	------------	435
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)		
118۔	نشان زدہ سوالات نمبر 3158 اور 3620 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	437

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
119۔	مسودہ قانون (ترمیم) ٹوبیکو ونڈ پنجاب 2017، قرارداد نمبر 276، 238 اور نشان زدہ سوالات نمبر 7350 اور 7862 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	438
120۔	نشان زدہ سوالات نمبر 2338 اور 7599 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	439
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
121۔	پنجاب بیت المال برائے سال 2012 کی سالانہ رپورٹ پر عام بحث ----------	440
122۔	کورم کی نشاندہی ----------	441
	سوموار، 29۔ مئی 2017	
	جلد 29: شمارہ 7	
123۔	ایجنڈا ----------	445
124۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	447
125۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	448
	پوائنٹ آف آرڈر	
126۔	میڈیا پر حکومتی اقلیتی ممبران کی جانب سے چرچز کی پراپرٹی حکومتی تحویل میں دینے کی خبر کی مذمت ----------	449
	سوالات (محکمہ جات مواصلات و تعمیرات اور خزانہ)	
127۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	452
128۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	490
129۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	499

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
130۔	تحاریک التوائے کار نمبر 2014/237، 2015/278، نشان زدہ سوالات نمبر 2016/2401، 2016/4437 اور زیر و آر نوٹس نمبر 197 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	507
	پوائنٹ آف آرڈر	
131۔	چلڈرن ہسپتال اینڈ انسٹیٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ ملتان میں ڈاکٹروں کی بھرتی کے اشتہار میں اقلیتی اور معذور کوٹا کو نظر انداز کیا جانا ------------	509
132۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	510
	قرارداد	
133۔	مقبوضہ کشمیر میں قابض بھارتی فوج کے کشمیریوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کی پُرزور مذمت ------------	511
134۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------	514
135۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(92)/2017/1592. Dated: 10th May, 2017. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Friday, 19th May 2017 at 03:00 pm** in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the
9th May, 2017

MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 19۔ مئی 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی 2017

ایک وزیر آرڈیننس راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی 2017

ایک وزیر آرڈیننس فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ آرڈیننس نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017

ایک وزیر آرڈیننس نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ آرڈیننس (ترمیم) پولیس آرڈر 2017

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پولیس آرڈر 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیر اعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	میاں مرغوب احمد، ایم پی اے	پی پی۔150
2۔	رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان، ایم پی اے	پی پی۔36
3۔	جناب اعجاز حسین بخاری، ایم پی اے	پی پی۔15
4۔	محترمہ عائشہ جاوید، ایم پی اے	ڈبلیو۔317

3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2۔	جناب جہانگیر خانزداہ	:	وزیر امور نوجواناں، کھیلیں*
3۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر کانکنی و معدنیات، ٹرانسپورٹ*
4۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
5۔	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر آثار قدیمہ
6۔	جناب امانت اللہ خان شادی خیل	:	وزیر آبپاشی

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔ جون 2013، 29۔ مئی 2015 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (19 تا 29۔ مئی 2017) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 28۔ نومبر 2016 کو نئے وزراء کو محکموں کا چارج دیا گیا اور کچھ وزراء کے محکمے تبدیل کئے گئے۔

6

7۔ رانا ثناء اللہ خان	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور
8۔ لیفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان	:	وزیر انسداد دہشت گردی
9۔ محترمہ حمیدہ وحید الدین	:	وزیر ترقی خواتین
10۔ خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ	:	وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
11۔ خواجہ عمران نذیر	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر
12۔ جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
13۔ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر آبکاری و محصولات، اطلاعات وثقافت *
14۔ خواجہ سلمان رفیق	:	وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
15۔ رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
16۔ سید زعیم حسین قادری	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
17۔ شیخ علاؤالدین	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
18۔ سید رضا علی گیلانی	:	وزیر ہائر ایجوکیشن
19۔ میاں یاور زمان	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
20۔ محترمہ نغمہ مشتاق	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
21۔ ملک ندیم کامران	:	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
22۔ میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر مال
23۔ ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
24۔ جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	وزیر زراعت
25۔ جناب آصف سعید منیس	:	وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
26۔ ملک احمد یار ہنجرا	:	وزیر جیل خانہ جات
27۔ سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

7

28- مہر اعجاز احمد اچلانہ	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
29- ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
30- چودھری محمد شفیق	:	وزیر خصوصی تعلیم
31- محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر بہبود آبادی، تحفظ ماحول*
32- ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا	:	وزیر خزانہ
33- جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چوہدری سرفراز افضل	:	امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ
2۔	راجہ محمد اویس خان	:	زکوٰۃ و عشر
3۔	جناب نذر حسین	:	قانون و پارلیمانی امور
4۔	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
5۔	جناب کرم الٰہی بندیال	:	توانائی
6۔	حاجی محمد الیاس انصاری	:	سماجی بہبود و بیت المال
7۔	چوہدری فقیر حسین ڈوگر	:	جیل خانہ جات
8۔	میاں طاہر	:	سیاحت
9۔	جناب محمد ثقلین انور سپرا	:	اوقاف و مذہبی امور
10۔	جناب امجد علی جاوید	:	بہبود آبادی
11۔	محترمہ نازیہ راحیل	:	ریونیو
12۔	جناب عمران خالد بٹ	:	صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
13۔	جناب محمد نواز چوہان	:	ٹرانسپورٹ
14۔	جناب اکمل سیف چٹھہ	:	تحفظ ماحول
15۔	چوہدری محمد اسد اللہ	:	خوراک
16۔	نوابزادہ حیدر مہدی	:	مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
17۔	رانا محمد افضل	:	داخلہ
18۔	خواجہ محمد وسیم	:	امداد باہمی

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/2013 مورخہ 12۔ دسمبر 2013 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔
- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/1157 مورخہ 23,17۔ فروری 2017 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

19۔ لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	:	اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے
20۔ جناب رمضان صدیق بھٹی	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
21۔ جناب محمد حسان ریاض	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
22۔ چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	:	ایس اینڈ جی اے ڈی
23۔ جناب سجاد حیدر گجر	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
24۔ جناب محمد نعیم صفدر انصاری	:	مواصلات و تعمیرات
25۔ میاں محمد منیر	:	آبکاری و محصولات
26۔ ملک محمد علی کھوکھر	:	پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر
27۔ رانا اعجاز احمد نون	:	زراعت
28۔ جناب احمد خان بلوچ	:	پبلک پراسیکیوشن
29۔ جناب عامر حیات ہراج	:	کانکنی و معدنیات
30۔ رانا بابر حسین	:	خزانہ
31۔ میاں نوید علی	:	محنت و انسانی وسائل
32۔ جناب محمود قادر خان	:	چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
33۔ سردار عاطف حسین خان مزاری	:	خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
34۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	منصوبہ بندی و ترقیات
35۔ سردار عامر طلال گوپانگ	:	سپیشل ایجوکیشن
36۔ چودھری خالد محمود ججہ	:	آبپاشی
37۔ میاں فدا حسین	:	جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
38۔ چودھری زاہد اکرم	:	کالونیز
39۔ محترمہ شاہین اشفاق	:	ترقی خواتین

11

40- محترمہ مہوش سلطانہ	:	ہائرایجوکیشن
41- محترمہ جوئس رُوفن جُولیس	:	سکولزایجوکیشن
42- محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	:	اطلاعات وثقافت
43- جناب طارق مسیح گل	:	انسانی حقوق واقلیتی امور

5- ایڈووکیٹ جنرل

جناب شکیل الرحمان خان

6- ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	رائے ممتاز حسین بابر
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی اموراینڈریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک
سپیشل سیکرٹری	:	حافظ محمد شفیق عادل

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا انتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 19- مئی 2017

(یوم الجمع، 22- شعبان المعظم 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 5 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَالَّذِيْنَ
لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا
بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿۶۹﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَ
عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۭ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۰﴾ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ
اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿۷۱﴾

سورة الفُرقان آیات 68تا71

اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہیں پکارتے اور جن جانداروں کو مار ڈالنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو قتل نہیں کرتے مگر جائز طریق (یعنی کلمہ شریعت کے مطابق) اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے گا سخت گناہ میں مبتلا ہوگا(68) قیامت کے دن اس کو دونا عذاب ہوگا اور ذلت و خواری سے اس میں ہمیشہ رہے گا(69) مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے(70) اور جو توبہ کرتا اور عمل نیک کرتا ہے تو بے شک وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے(71)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبولﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

یا نبی سب کرم ہے تمہارا، یہ جو وارے نیارے ہوئے ہیں
اب کمی کا تصور بھی کیسا، جب سے منگتے تمہارے ہوئے ہیں
کوئی منہ نہ لگاتا تھا ہم کو، پاس تک نہ بٹھاتا تھا ہم کو
جب سے تھاما ہے دامن تمہارا، دُنیا والے ہمارے ہوئے ہیں
اُن کے دربار سے جب بھی میں نے پنجتن کے وسیلے سے مانگا
مجھ کو خیرات فوراً ملی ہے، خُوب میرے گزارے ہوئے ہیں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی کو کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1. میاں مرغوب احمد، ایم پی اے — پی پی۔150
2. رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان، ایم پی اے — پی پی۔36
3. جناب اعجاز حسین بخاری، ایم پی اے — پی پی۔15
4. محترمہ عائشہ جاوید، ایم پی اے — ڈبلیو۔317

شکریہ

جناب سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔

تعزیت

ممبر اسمبلی محترمہ فائزہ احمد ملک کے بھائی کی وفات پر دعائے مغفرت

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہماری معزز ممبر اسمبلی محترمہ فائزہ احمد ملک کے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے اُن کی مغفرت کے لئے دعائے خیر کرا لی جائے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ فائزہ احمد ملک کے بھائی قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں اُن کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ممبر اسمبلی محترمہ فائزہ احمد ملک کے بھائی کی وفات پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: محترمہ! بڑا افسوس ہوا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو صبر دے اور اُن کے درجات بلند فرمائے۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو بعد میں ٹائم دوں گا۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! بڑی مہربانی

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 7291 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور میں طلباء وطالبات کے لئے کالجز کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*7291: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بہاولپور شہر اور صدر میں کتنے انٹر اور ڈگری کالج برائے طلباء وطالبات ہیں اور ان کالجز میں انٹر میڈیٹ کلاسز میں داخلہ کے لئے ہر کالج میں کتنی کتنی گنجائش ہے؟

(ب) حکومت "پڑھو پنجاب، بڑھو پنجاب" کے تحت مزید کتنے انٹر اور ڈگری کالج برائے طلباء وطالبات تحصیل بہاولپور شہر وصدر میں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس کا کیا منصوبہ ہے اور یہ کب تک پایۂ تکمیل کو پہنچے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) تحصیل بہاولپور شہر اور صدر میں کل سات ڈگری کالجز برائے طلباء وطالبات موجود ہیں۔

نمبر شمار	کالج نام	انٹر میں داخلہ کی نشستیں
1-	گورنمنٹ ایس ای کالج بہاولپور	1120
2-	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج بغداد روڈ، بہاولپور	509
3-	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سیٹلائٹ ٹاؤن بہاولپور	613
4-	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، د بئی محل روڈ، بہاولپور	792
5-	گورنمنٹ صادق کالج آف کامرس، بہاولپور	150
6-	گورنمنٹ ڈگری کالج فار بوائز، سمہ سٹہ بہاولپور	150
7-	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، سمہ سٹہ، بہاولپور	150

(ب) جز(الف) میں سوال کے مطابق صرف انٹر میڈیٹ کی داخلہ کی نشستوں کی وضاحت موجود ہے تاہم ان کالجوں میں ڈگری کی کلاسز بھی موجود ہیں۔اس کے علاوہ بہاولپور شہر اور صدر میں دو سرکاری جامعات (اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور اور گورنمنٹ صادق کالج برائے وومن یونیورسٹی بہاولپور) بھی اعلیٰ تعلیم کی سہولیات فراہم کر رہی ہیں جس میں 1424 نشستیں برائے انٹر میڈیٹ کلاسز وومن یونیورسٹی بہاولپور میں اور 7923 نشستیں برائے ڈگری کلاسز اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں بھی موجود ہیں۔

جہاں تک مزید انٹر اور ڈگری کالجز کے قیام کا تعلق ہے تو اس ضمن میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ محکمہ اعلیٰ تعلیم نے پچھلے کئی سالوں سے انٹر میڈیٹ کالجز کا قیام بند کر دیا ہے اور اب صرف ڈگری کالجز قائم کئے جاتے ہیں جن میں انٹر میڈیٹ کی کلاسز بھی موجود ہوتی ہیں تاہم فی الفور نئے کالج کے قیام کا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں لیکن جونہی اس کی ضرورت محسوس کی گئی تو تمام ضروری قانونی کارروائی کے بعد نئے کالج کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ محکمہ اعلیٰ تعلیم نے بہاولپور شہر کی تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہوم اکنامکس کالج کے قیام کی منظوری دے دی ہوئی ہے اور موجودہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں ایک منصوبہ جس کی مالیت 195.134 ملین روپے ہے منظور کیا جا چکا ہے اور تعمیر کا عمل جلد شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ ایس ای کالج، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سیٹلائٹ ٹاؤن، گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین دبئی محل اور گورنمنٹ صادق کالج آف کامرس کا بہاولپور میں کب آغاز ہوا تھا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہوں گی کہ انہوں نے سوال کیا تھا کہ کتنے کالج ہیں اور ان میں انٹر میڈیٹ کی کتنی تعداد ہے؟ اس کا جواب میں نے ان کو دے دیا ہے۔ اگر ان کو year wise معلومات چاہئیں تو وہ میں ان کو بعد میں فراہم کر سکتی ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے یہ بات اس لئے پوچھی ہے کہ پچھلے پندرہ بیس سال میں پورے ملک میں آبادی کافی بڑھی ہے۔ ابھی مردم شماری ہو رہی ہے اس کے نتیجے میں مزید معلومات سامنے آجائیں گی۔ یہ سارے کے سارے کالجز جن کا انہوں نے یہاں پر authenticated ذکر کیا ہے، ان میں سے کوئی بھی کالج ایسا نہیں ہے جس کا بیس سال سے پہلے آغاز نہ ہوا ہو۔ اب بہاولپور شہر اور ضلع کی آبادی بھی بڑھی ہے۔ اس کے مطابق میٹرک سے اوپر جتنے تعلیمی معاملات ہیں ان میں مشکلات ہیں۔ میں اس حلقہ سے تعلق رکھتا ہوں اس لئے میں یہ چاہوں گا کہ محکمہ اس پر ایک survey کروائے اور نئے کالجز بنانے کے حوالے سے plan کرے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ تو آپ کی تجویز ہے۔ آپ ضمنی سوال پوچھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ ایس ای کالج بہاولپور ایک مایہ ناز ادارہ ہے۔ اس کالج کی بنیاد نواب صادق خان مرحوم نے رکھی تھی۔ ماضی میں اس کالج میں صرف male students داخل ہوتے تھے، اب چند سالوں سے اس کالج میں female students کو بھی داخلے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ Male students کے کالج میں female students کو داخلہ دینے سے کالج کا ماحول خراب ہوتا ہے۔ وہاں پر لوگوں کو اس فیصلہ پر شکایات ہیں آخر یہ فیصلہ کس پالیسی کے تحت کیا گیا ہے اور میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا محکمہ تعلیم اپنے اس فیصلہ کو review کرنے کے لئے تیار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! انہوں نے پہلے بات کی تھی کہ وہاں پر نئے کالجز بنانے چاہئیں تو اس حوالے سے میں ان سے discuss بھی کر لوں گی لیکن ظاہر ہے کہ کالج کھولنے کے لئے ایک مطلوبہ معیار ہوتا ہے جس کے تحت نئے کالجز بنائے جاتے ہیں۔ اس حوالے سے معزز ممبر کی طرف سے پہلے کوئی request بھی نہیں آئی اس لئے ہم اس کی study کرا لیتے ہیں اور وہاں پر چیک کر لیتے ہیں کہ اگر وہاں پر نئے کالج کی ضرورت ہے تو وہاں پر نیا کالج بنا دیا جائے گا لیکن معیار کو پورا کرنا ضروری ہے۔

جناب سپیکر! ان کا دوسرا سوال گورنمنٹ ایس ای کالج بہاولپور میں female students کو داخلہ دینے کے حوالے سے ہے تو میں عرض کر دیتی ہوں کہ کئی اور کالجز جہاں پر بی ایس سی کی کلاسز کے بجائے بی ایس چار سالہ پروگرام شروع کیا گیا ہے وہاں پر female

students کو بھی داخلہ دیا گیا ہے اور پوسٹ گریجویٹ کالجز میں بھی female students کو accommodate کیا جاتا ہے۔ اس کے تحت وہاں پر co-education شروع کی گئی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال اس لئے کیا ہے کہ بچیوں کے لئے ہمارے ہاں خواتین کے دو ڈگری کالجز پہلے ہی کام کر رہے ہیں اور شہر میں دو ڈگری کالج male students کے لئے بھی ہیں۔ یہاں female students کو داخلہ دینے کے نتیجہ میں بڑی تعداد میں male students داخلہ سے محروم رہ جاتے ہیں جس طرح سپریم کورٹ نے ایک فیصلہ کے تحت میڈیکل کالجز کے اندر gender discrimination disallow کر دی تھی تو اب صورتحال یہ ہے کہ میڈیکل کالجز میں جو داخلے ہوتے ہیں اس کا تناسب یہ ہے کہ 80 فیصد بچیاں ہوتی ہیں اور 20 فیصد بچے ہوتے ہیں۔ جب بچیاں بڑی تعداد میں گریجویشن کر لیتی ہیں تو field میں نہیں رہتیں جس کی وجہ سے شعبہ صحت میں بہت پریشانی ہے جس سے ہم سب دوچار ہیں، بچیاں دور دراز BHUs میں نہیں جا سکتیں اور male doctors available نہیں ہوتے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ سوال کیا ہے کہ اس داخلہ پالیسی کی وجہ سے male students داخلوں سے محروم ہو رہے ہیں لہٰذا بچیوں کو بچیوں کے کالج میں بھیجیں اور بچوں کو بچوں کے کالج میں بھیجیں۔ میں یہ بات کر رہا ہوں کہ کیا اس فیصلہ کو محکمہ review کرنے اور داخلہ سسٹم کو ٹھیک کرنے کے لئے تیار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہوں گی کہ جہاں پر co-education شروع کی گئی ہے وہ بی ایس چار سالہ پروگرام کے لئے کی گئی ہے۔ ابھی بی ایس چار سالہ پروگرام تمام کالجز میں شروع نہیں ہوا۔ بہاولپور میں گرلز کالجز اور بوائز کالجز علیحدہ علیحدہ ہیں۔ یہ وہ کالج ہے جہاں بی ایس چار سالہ پروگرام شروع کیا گیا ہے، اس میں co-education ہے تاکہ جو بی ایس چار سالہ پروگرام کے تحت پڑھنا چاہتا ہے وہ وہاں پر داخلہ لے لے اور تعلیم حاصل کرے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ تجویز دوں گا کہ اس فیصلے کو review کیا جائے اور گورنمنٹ ایس ای کالج بہاولپور میں صرف male students کو ہی accommodate کیا جائے female students کے لئے دو کالجز موجود ہیں۔

جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ گورنمنٹ صادق کالج برائے وومن یونیورسٹی بہاولپور میں اعلیٰ تعلیم کی سہولیات فراہم ہو رہی ہیں۔ اس میں 1424 نشستیں برائے انٹرمیڈیٹ کلاسز کے لئے رکھی گئی ہیں۔اسی طرح اسلامیہ یونیورسٹی میں بھی کہہ رہے ہیں کہ ڈگری کی کلاسز کے لئے 7923 نشستیں رکھی گئی ہیں۔ میری معلومات کے مطابق پہلے یہ وومن کالج تھااس کوانہوں نے یونیورسٹی کادرجہ دیاہے تو فیس سٹرکچر بھی ساتھ بڑھادیاگیاہے۔اس کے نتیجہ میں بہاولپور کے غریب لوگ تعلیم سے محروم ہوگئے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا محکمہ فیس سٹرکچر کو یونیورسٹی بننے سے پہلے جب یہ کالج تھا کے فیس سٹرکچر کے مطابق لانے کے لئے تیار ہیں؟

جناب سپیکر!اس کے علاوہ انہوں نے ذکر کیاہے کہ بہاولپور میں ہوم اکنامکس کالج کے قیام کی منظوری دی ہوئی ہے۔ یہ منظوری تین چار سال سے دی ہوئی ہے لیکن محکمہ اس کالج کی باقاعدہ تعمیر کرنے میں ناکام ہے۔کیا محترمہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ مجھے کوئی دن یامہینہ بتاسکتی ہیں کہ اس کالج کی تعمیر کا باقاعدہ آغاز کردیاجائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر!ان کا پہلا سوال وومن یونیورسٹی بہاولپور کے حوالے سے ہے تواس میں عرض ہے کہ کالج کوجب یونیورسٹی کادرجہ دیاگیاتو وہاں اس کا فیس سٹرکچر تبدیل ہواہے کیونکہ وہاں پر بی ایس ڈگری کی کلاسز شروع کی گئی تھیں۔ جہاں پر بی ایس چار سالہ پروگرام ہے تووہاں فیس سٹرکچر تھوڑا بڑھا ہے۔

جناب سپیکر!انہوں نے جو ہوم اکنامکس کالج کے حوالے سے پوچھاہے توپہلے شروع میں جگہ کا معاملہ رہاتھا جواب حل ہوگیاہے۔اس کالج کے لئے جگہ allocate ہوچکی ہے۔اس کے علاوہ اس کی approximately cost 195.134 million تھی جس کو revise کیاگیاہے اب یہ 215 ملین ہو گئی ہے۔2016-17 کے لئے پندرہ ملین بجٹ allocate ہوگیاہے اوراس پر بھی کام شروع ہوگیاہے۔ بلڈنگ مکمل کرنے کے لئے تین سال کا وقت مقرر ہوتاہے جس میں بلڈنگ کو مکمل کرنا ہوتاہے اس عرصہ میں انشاءاللہ یہ مکمل ہوجائے گی۔

جناب سپیکر: کیاکام شروع ہوچکاہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر!کام شروع ہوگیاہے اور بجٹ allocate ہوگیاہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب!اس حوالے سے آپ کی انفارمیشن کیاہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری انفارمیشن تو یہ ہے کہ کام ابھی شروع نہیں ہوا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کاغذوں میں کوئی کارروائی چل رہی ہو۔ اگر پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کہتی ہیں کہ یہ پیسے دے دیئے گئے ہیں، یہ lapse نہیں ہوں گے اور کام چلے گا تو میں اسے قبول کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! انہوں نے پہلے ضمنی سوال کے جواب میں کہا ہے کہ جو ڈگری کلاسز شروع کی گئی ہیں تو فیس سٹرکچر بڑھا ہے تو انٹرمیڈیٹ کلاسز بھی وہاں پر برقرار ہیں ان کا بھی فیس سٹرکچر بڑھا دیا گیا ہے جو بڑھنا نہیں چاہئے تھا۔ یہ مہربانی کر کے اس کو ضرور دیکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں انٹرمیڈیٹ کے حوالے سے ان سے discuss کر لوں گی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! ڈاکٹر صاحب یہ بھی پوچھ رہے ہیں کہ کیا جو رقم مختص کی گئی ہے وہ surrender تو نہیں ہو گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! کل بجٹ 215 ملین ہے۔ 17-2016 کے لئے پندرہ ملین allocate ہوئے ہیں جس میں سے 4.75 ملین اب تک utilize ہو چکے ہیں۔ On ground کام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8366 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں بی ایس کلاسز کی فیس سے متعلقہ تفصیلات

*8366: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں بی ایس کیمسٹری کی ایک سمسٹر کی فیس کتنی ہے اور آٹھ سمسٹرز کی کل فیس کتنی لی جاتی ہے اس طرح پنجاب یونیورسٹی میں بی ایس کیمسٹری کی ایک سمسٹر کی فیس کتنی ہے اور کل آٹھ سمسٹرز کی فیس کتنی ہے؟

(ب) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کیمپس ریلوے کی زمین کا status کیا ہے اگر اب تک یہ رقبہ یونیورسٹی کے نام منتقل نہ ہوا ہے تو یونیورسٹی نے اس زمین کے حصول کے لئے کیا کاوشیں کی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں بی ایس کیمسٹری پروگرام کے پہلے سمسٹر کی فیس مع رجسٹریشن نمبر-/30,800 جبکہ باقی سات سمسٹرز کی فیس-/2,01,600روپے ہے۔ یوں کل سمسٹرز کی فیس-/2,32,400بنتی ہے۔یہ فیس سنڈیکیٹ سے منظور شدہ ہے جوکہ 2014-07-01سے لاگو ہے۔موجودہ وائس چانسلر کے دور میں مندرجہ بالافیسوں میں کوئی ردوبدل نہیں کیاگیا۔

پنجاب یونیورسٹی،لاہور میں بی ایس کیمسٹری کی ایک سمسٹر کی فیس بشمول دیگر چارجز -/17400اور کل آٹھ سمسٹرز کی فیس بشمول دیگر چارجز-/121300ہے۔بی ایس کیمسٹری کی فیس اور دیگر چارجز کی تفصیل(Flag-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

1. خواجہ فرید کیمپس، ریلوے روڈ،اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کی تحتانی اراضی اوّلین طور پر گورنمنٹ مغربی پاکستان کے نام سے تھی جواب ریونیو ریکارڈ میں صوبائی حکومت کی ملکیت درج ہے۔سال 1963بذریعہ نوٹیفکیشن نمبری-S.O(S)-2/38 63مورخہ 1963-11-14کے تابع بلڈنگ اور اس کے گرد جملہ رقبہ اس وقت جامعہ اسلامیہ کے قبضہ میں دی گئی تاکہ ادارہ مذکور وہاں ہاسٹل و بلڈنگ وغیرہ کی سہولت قائم کرسکے۔اس نوٹیفکیشن کے اجراء کے بعد آج تک یہ بلڈنگ اور اس سے ملحقہ ایریا غیر متنازعہ طور پر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے زیر تصرف،زیر قبضہ اور استعمال میں ہے اور آج تک کسی طرف سے کوئی مداخلت یا مزاحمت نہ ہوئی ہے۔
2. یہ کہ سال 2015میں پرنسپل گورنمنٹ عباسیہ ہائر سیکنڈری سکول، بہاولپور نے ایک دعویٰ اس جائیداد کے قبضہ کے حصول کے لئے عدالت دیوانی میں دائر کیا۔اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے اس دعویٰ کی پوری طرح مدافعت کی اور بالآخر بحوالہ حکم و پرچہ ڈگری مورخہ 2016-02-01یہ دعویٰ گورنمنٹ عباسیہ ہائر سیکنڈری سکول بہاولپور کے خلاف اور بحق اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور فیصلہ ہوا۔
3. یہ کہ اس جائیداد کے قبضہ وتصرف اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کی نسبت کوئی شک وشبہ ہے اور نہ ہی کوئی تنازعہ ہے۔خانہ ملکیت میں صوبائی حکومت کا اندراج اگرچہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے کسی قسم کے حقوق کو متاثر نہ کرتا ہے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور اس جائیداد، بلڈنگ، تعمیرات اور بقیہ رقبہ سے کلی طور پر استفادہ کررہی ہے پھر بھی باقاعدہ طور پر اس رقبہ کو اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے نام منتقل کرنے کے

لئے کارروائی شروع کر دی گئی ہے جو کہ متعلقہ ادارے کے پاس زیر کارروائی ہے۔ یہ کارروائی موجودہ وائس چانسلر کے دور میں شروع ہوئی جو کہ بہت عرصہ پہلے شروع ہو جانی چاہئے تھی۔ موجودہ وائس چانسلر نے خواجہ فرید ریلوے کیمپس کے گرد جملہ رقبہ پر موجود قبضہ گروپ سے زمین کو قانونی طور پر خالی کروانے کے بعد دیوار تعمیر کروائی اور جملہ رقبہ جامع اسلامیہ کے قبضہ تصرف میں اب قانونی طور پر آ گیا۔

4. یہ کہ نواب صاحب بہاولپور کے فرمان سال 1935 کے تابع یہ جائیداد مکمل طور پر جامعہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کی ملکیت شمار ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں بی ایس کیمسٹری کے پہلے سمسٹر اور کل سمسٹرز کی فیس پوچھی تھی۔ میں آپ کے توسط سے محکمہ کو متوجہ کر رہا ہوں کہ بہاولپور کے لوگ لاہور کے مقابلے میں economically low profile پر ہیں۔ اب یہاں دیکھیں کہ اسلامیہ یونیورسٹی نے پہلے سمسٹر کی فیس مع رجسٹریشن 30800 روپے رکھی ہے اور باقی سات سمسٹرز کی فیس 201600 روپے رکھی ہے اور اس طرح کل سمسٹرز کی فیس 232400 روپے لیتے ہیں۔ اسی طرح آپ دیکھیں کہ پنجاب یونیورسٹی لاہور کی پرانی یونیورسٹی ہے اور لاہور کے لوگوں کی معاشی حالت بہاولپور کے لوگوں کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہے۔ آپ دیکھیں کہ یہ فیس لاہور میں 17400 روپے اور تمام سمسٹرز کی فیس 121300 روپے ہے۔ میں آپ کے توسط سے محکمے سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کا کوئی والی وارث ہے کہ کوئی بھی یونیورسٹی اپنی مرضی کے ساتھ سٹوڈنٹس کو ذبح کرتی رہے کیا کوئی پوچھنے والا نہیں ہے؟ میں اس پر شدید احتجاج کرتا ہوں کہ پنجاب یونیورسٹی اتنی کم فیس لے رہی ہے جبکہ اسلامیہ یونیورسٹی اتنی زیادہ فیس لے رہی ہے۔ میں اس بات پر واک آؤٹ نہیں کروں گا بلکہ میں اس بات کا جواب لوں گا۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ واک آؤٹ کیوں کریں گے آپ اس پر بات کریں گے اس پر واک آؤٹ کرنے کا کیا مقصد ہے؟ آپ بات کریں تو میں ان سے اس بارے میں پوچھتا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ جو disparity ہے اس کا کون ذمے دار ہے تو کیا یہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ اس disparity کو ٹھیک کروا سکتی ہیں؟ یعنی میں یہ چاہتا ہوں کہ اصولی طور پر اسلامیہ یونیورسٹی کا fee structure پنجاب یونیورسٹی سے کم ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ اس کے بارے میں بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر سے to some extent agree کرتی ہوں لیکن اسلامیہ یونیورسٹی کا بھی فیس سٹرکچر سنڈیکیٹ سے approved ہے۔ اسلامیہ یونیورسٹی میں جو بی ایس کیمسٹری کی فیس ہے وہ اس لئے زیادہ ہے کہ وہ صرف evening course کروا رہی ہے اور morning course وہاں پر ابھی شروع نہیں ہوا ہے اور evening course comparatively دنیا بھر میں ہر جگہ مہنگا ہوتا ہے کیونکہ وہ self-finance پر consider کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کی بات سن لینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! اسلامیہ یونیورسٹی میں ابھی four years morning session BS Chemistry شروع نہیں ہوا ہے بلکہ اس کے بعد جتنے بھی science کے sessions اسلامیہ یونیورسٹی کروا رہی ہے for BS four years وہ almost پنجاب یونیورسٹی سے قریب تر ہیں لیکن سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ fee structure سنڈیکیٹ نے approve کیا ہے اس کے بعد یہ یونیورسٹی میں apply ہوا ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! اب اس کا کیا علاج ہوگا وہ تو بتا دیں اگر آپ اس بارے میں کچھ کر سکتی ہیں تو وہ طریق کار بتا دیں، if it is possible?

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! اس کیس کو ہم پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کو refer کرتے ہیں تاکہ وہ دونوں یونیورسٹیوں کی فیس کو comparison کرکے اس کا کوئی بہترین حل ہمیں تجویز کر سکے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ ایجوکیشن devolve ہو گئی ہے لہٰذا پنجاب کے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو ان disparities کو take up کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! یہ تقریباً ایک لاکھ روپے کے قریب فرق بنتا ہے تو یہ بات کچھ اچھی نہیں لگی ہے۔ محکمے کو کہیں کہ اس کا کیا کوئی طریق کار ہوگا وہ طریقہ بتا دیں تاکہ یہ اس کے مطابق عمل کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس کو ہم review کرتے ہیں اور پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کو refer بھی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے یہ معاملہ ہم پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کو refer کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس پر احتجاج کرتا ہوں۔ یہ معاملہ refer کر دیں گے تو چلیں refer ہو جائے گا لیکن پھر بھی پتا نہیں یہ کب تک ہو گا؟

جناب سپیکر: نہیں، اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیتے ہیں اس کی رپورٹ within two months آئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! چلیں، ٹھیک ہے اس کا دو ماہ میں decision ہو جائے اور یہ اسمبلی میں آ جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ٹھیک ہے لیکن اس معاملے کو اچھے طریقے سے دیکھا جائے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8460 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پی ایس ٹی کالج کمالیہ سے متعلقہ تفصیلات

*8460: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی ایس ٹی کالج کمالیہ کو ورچوئل یونیورسٹی کیمپس کی سہولیات فراہم کی گئی اور کب، کیا ساز و سامان فراہم کیا گیا اور لاگت کیا تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ورچوئل یونیورسٹی کیمپس، پی ایس ٹی کالج کمالیہ میں آپریشنل نہ ہے اگر ہاں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کمپیوٹرز اور اے سی کہاں گئے، کیا پی سی، اے سی، ٹی وی کا فزیکل چیک کیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کسی کالج کے پرنسپل کو اپنے دفتر میں اے سی لگانے کی اجازت نہ ہے، اگر جواب اثبات میں ہے تو پرنسپل پی ایس ٹی کالج کمالیہ کئی سالوں سے حکومتی خرچ پر اپنے دفتر میں اے سی کیوں استعمال کر رہا ہے؟

(ہ) کیا محکمہ / حکومت پرنسپل کے دفتر میں اے سی کے غیر قانونی استعمال کی رقم کی وصولی کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) گورنمنٹ پی ایس ٹی پوسٹ گریجویٹ کالج کمالیہ کو ورچوئل یونیورسٹی کی سہولیات کبھی بھی فراہم نہیں کی گئیں۔ کالج انتظامیہ کی طرف سے ورچوئل یونیورسٹی کو چٹھی نمبر 317 مورخہ 07.07.2007 کے تحت الحاق کی درخواست کی گئی۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس پر یونیورسٹی رجسٹرار نے لیٹر نمبر 5643 مورخہ 23.08.2007 کو الحاق کے لئے کچھ شرائط عائد کیں۔ چٹھی کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جو کہ کالج کے لئے پوری کرنا ممکن نہ تھا جس بناء پر یہ کیمپس قائم نہیں ہوا لہٰذا ورچوئل یونیورسٹی کی طرف سے کسی قسم کا کوئی ساز و سامان فراہم نہیں کیا گیا۔

(ب) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پی ایس ٹی پوسٹ گریجویٹ کالج کمالیہ میں ورچوئل یونیورسٹی کا کیمپس آپریشنل نہ ہے جس کی وجوہات اوپر (الف) میں بیان کر دی گئی ہیں۔

(ج) کالج میں کمپیوٹر، اے سی اور ٹی وی وغیرہ 2007 میں کالج کمپیوٹر لیب کے لئے خریدے گئے جس کے لئے گرانٹ حکومت پنجاب نے آرڈر نمبر SO(P-III)1-175/2002 مورخہ 08.11.2007 کے تحت منظور کی (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) اور یہ سارا سامان اس وقت کالج کمپیوٹر لیب میں موجود ہے۔ کالج کمپیوٹر لیب فنکشنل ہے اور اس سے انٹر، ڈگری، ایم اے اور بی ایس کے طلباء و طالبات مستفید ہو رہے ہیں نیز اس کی باقاعدہ فزیکل چیکنگ کی جاتی ہے۔

(د) گورنمنٹ پی ایس ٹی پوسٹ گریجویٹ کالج کمالیہ میں پرنسپل کے دفتر میں پہلے سے اے سی لگا ہوا تھا لیکن یہ خراب ہونے کی وجہ سے کبھی بھی استعمال میں نہیں رہا۔

(ہ) چونکہ پرنسپل کے دفتر میں اے سی استعمال ہی نہیں ہوتا لہٰذا رقم کی وصولی کا کوئی جواز نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! kindly اس سوال کے annexures provide کئے جائیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! کیا آپ کے پاس اس سوال کے annexures ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! چٹھی نمبر 317 مورخہ 07.07.2007 اور یونیورسٹی رجسٹرار لیٹر نمبر 5643 مورخہ 23.08.2007 کے annexures مجھے provide کئے جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جی، میرے پاس annexures موجود ہیں لہٰذا میں ان کو کاپی provide کر دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! اچھا آپ کے پاس ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کے پاس annexures موجود ہیں تو اسمبلی سیکرٹریٹ مجھے کیوں provide نہیں کر رہا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں ان کو اس کی کاپی provide کر دیتی ہوں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر یہ مجھے کاپی دیں گی تو پھر ہی میں اس پر کوئی ضمنی سوال کروں گا۔ مجھے جو annexures دیئے گئے ہیں یہ وہ annexures نہیں ہیں جو اس میں لکھے ہوئے ہیں لہٰذا مجھے وہ annexures دیئے جائیں جو کہ یہاں پر لکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! مہربانی جلدی کریں اگر آپ کے پاس annexures ہیں تو ان کو دے دیں اگر نہیں ہیں تو مجھے بتائیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ annexures مجھے ابھی provide کئے گئے ہیں لہٰذا مجھے ان کو پڑھنے کا وقت دیا جائے کیونکہ میں صبح سے مانگتا پھر رہا ہوں اور اسمبلی سیکرٹریٹ کہتا ہے کہ ہمارے پاس ہیں ہی نہیں۔ یہ آپ کی شفقت کی وجہ سے مجھے موصول ہو گئے ہیں ورنہ یہ پتا نہیں اسمبلی سیکرٹریٹ نے کدھر دبائے ہوئے تھے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں ان annexures کی فوٹو کاپی کروا کے انہیں provide کر دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! پھر کیا اس سوال کو pending کر دیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! نہیں، اس سوال کو pending کیوں کر دیں، یہ بہت ہی اہم سوال ہے اور بہت مشکل سے آج آیا ہے؟

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! سب کے سوال ہی اہم ہوتے ہیں لہٰذا آپ کیلئے کا ہی سوال اہم نہیں ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس سوال کو تھوڑی دیر آدھ گھنٹے کے لئے pending کر دیں اور اس سوال کو آخر میں take up کر لیں۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! ٹھیک ہے اگر وقت ملا تو پھر take up کر لیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ آج کے دن کا ہی سوال ہے تو اس کو تھوڑی دیر کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے اس کو پھر دیکھیں گے۔ اب آپ اپنے اگلے سوال پر آ جائیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آج اتنے سوال ہی نہیں ہیں میں نے آج کی ساری کارروائی پڑھی ہے لہٰذا kindly اس سوال کو تھوڑی دیر کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! کس کا سوال نہیں ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آج کے دن اتنے زیادہ سوالات نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! ایسے نہ کریں آپ کا آگے بھی ایک سوال ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! وہ مختلف سوال ہے اور یہ مختلف سوال ہے لہٰذا میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ اس کو پندرہ، بیس منٹ تک کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: اس سوال کو ہم pending کرتے ہیں کیونکہ اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ اگر اسمبلی سیکرٹریٹ مجھے annexures نہیں provide کر رہا تھا تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے کیا اس سوال کو بھی pending کر دیں؟ سوال نمبر بولیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8461 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پی ایس ٹی کالج کمالیہ میں زائد فیس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*8461: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن حکومت پنجاب نے کمپیوٹر فیس 2400 روپے فی طالب علم سے کم کر کے 300 روپے فی طالب علم کرتے ہوئے 2016 میں ایک نوٹیفکیشن جاری کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نوٹیفکیشن کے باوجود پی ایس ٹی کالج کمالیہ میں ابھی تک طالب علموں سے 300 روپے کی بجائے 2400 روپے کمپیوٹر فیس وصول کر رہا ہے؟

(ج) یہ اضافی 2100 روپے فی طالب علم کہاں جا رہے ہیں کیا محکمہ اس کے پرنسپل و دیگر افراد جنہوں نے قانون ہذا کی خلاف ورزی کی اور غریب طلباء سے زائد وصولی کی، کے خلاف اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) جی ہاں! محکمہ ہائر ایجوکیشن پنجاب نے 16- مئی 2016 کو ایک نوٹیفکیشن جاری کیا تھا جس میں واجبات کی شرح تبدیل کی اور کمپیوٹر فنڈ 300 روپے سالانہ مقرر کیا۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) نہیں مذکورہ نوٹیفکیشن کے اجراء کے بعد گورنمنٹ پی ایس ٹی پوسٹ گریجویٹ کالج کمالیہ میں کسی طالب علم سے کمپیوٹر فنڈ کی مد میں 2400 روپے وصول نہیں کئے گئے بلکہ نوٹیفکیشن کے مطابق 300 روپے ہی وصول کئے گئے۔

(ج) سال دوم کے طلباء جن کا داخلہ 2015 میں ہوا تھا، نوٹیفکیشن کے اجراء کے بعد زائد فیس واپس کر دی ہے جس کا ریکارڈ کالج میں موجود ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال ہے کہ جب نوٹیفکیشن آ گیا تھا تو اس کے بعد انہوں نے کتنے سٹوڈنٹس کو فیس واپس کی اور اس کی amount کتنی تھی؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! وہ پوچھ رہے ہیں کہ محکمہ نے کتنے سٹوڈنٹس کو کتنی رقم واپس کی ہے یا ان کی adjustment کی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! میں ان کو بتانا چاہتی ہوں کہ یہ مئی میں نوٹیفکیشن آیا تھا اور کمپیوٹر فیس۔۔۔

MR SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ نوٹیفکیشن 16۔ مئی 2016 کو آیا تھا اور جو کمپیوٹر فیس وصول کی گئی تھی وہ اپریل میں کی گئی تھی لہٰذا 300 روپے کٹوتی کر کے بقایا تمام رقم 2100 روپے ان سٹوڈنٹس کو واپس کر دی گئی تھی لہٰذا ان تمام سٹوڈنٹس جنہوں نے یہ رقم واپس وصول کی ہے اس کی لسٹ میرے پاس موجود ہے۔ اگر ان کو وہ لسٹ چاہئے تو میں ان کو دے دوں گی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے ان سے یہ پوچھا ہے کہ وہ کتنی رقم تھی اور کتنے سٹوڈنٹس کو واپس کی گئی اور صرف 2015 کے سٹوڈنٹس کو واپس کیوں کی گئی 2016 کے سٹوڈنٹس جو کہ fresh admission تھے ان کو واپس کیوں نہیں کی گئی؟

MR SPEAKER: Prospective effect or retrospective effect?

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ kindly محکمے کو bail out نہ کریں۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! جب محکمے نے اس کو شائع کیا ہوگا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے بتایا ہے کہ صرف 2015 کے سٹوڈنٹس کو فیس واپس کی گئی ہے لیکن 2016 کے سٹوڈنٹس کی فیس واپسی کا جواب میں کوئی ذکر نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! 2016 کو نوٹیفکیشن جاری ہوا ہے جس میں کمپیوٹر فیس 2400 سے کم کر کے 300 کر دی گئی اور اس کے تحت سٹوڈنٹس کے 2100 کے واجبات بقایا تھے جو کہ کالج نے واپس کرنے تھے۔ جس کے تحت میرے پاس اس وقت 67 سٹوڈنٹس کی لسٹ موجود ہے جن کو یہ 2100 روپے واپس کئے گئے تھے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا ہے جیسا کہ انہوں نے سوال کے جز (ج) کے جواب میں لکھا ہے کہ سال دوم کے طلباء جن کا داخلہ 2015 میں ہوا تھا، نوٹیفکیشن کے اجراء کے بعد زائد فیس واپس کر دی ہے جس کا ریکارڈ کالج میں موجود ہے۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ 2015 کے سال دوئم کے بچوں کی فیس تو واپس کر دی ہے لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: کیا آپ سال 2016 کی بات کر رہے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! لیکن انہوں نے 2016 میں جو fresh admissions ہوئے تھے ان بچوں کی فیس واپس کیوں نہیں کی کیونکہ جہاں تک مجھے اطلاع ہے یہ فروری یا مارچ میں نئے admissions ہو جاتے ہیں اور ان سے فیس وصول کر لی جاتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! مورخہ 16۔ مئی 2016 کو نوٹیفکیشن جاری ہوا جن بچوں سے مارچ اور اپریل میں فیس لی گئی تھی ان کو اس سال کا 2100 روپیہ واپس کر دیا گیا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! جواب میں سال 2015 کے سال دوم کے بچوں کا لکھا ہوا ہے لیکن 2016 کے بچوں کا نہیں لکھا ہوا۔ اگر پیسے واپس دیئے ہیں تو کتنے بچوں کو واپس دیئے ہیں اور اگر نہیں تو کیوں واپس نہیں دیئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! تمام 67 بچے جن سے extra فیس لی گئی تھی اُن کو واپس کر دی گئی ہے اور یہ سال 2016 کے ہی بچے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: پھر 2015 کے بچوں کی تعداد بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ 2016 میں نوٹیفکیشن آیا تھا تو obviously اس کے بعد ہی جن بچوں سے فیس وصول کی گئی تھی اُن کو ہی ہم نے واپس کرنی تھی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! محترمہ ہمیں technically گھما رہی ہیں۔ میں سوال دہرا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جب سے انہوں نے نوٹیفکیشن کیا ہے وہ آپ کو بتا دیا ہے۔ آپ ایسے نہ کیا کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں سوال دہرا دیتا ہوں کیونکہ شاید سوال اُن کو سمجھ نہیں آیا۔

جناب سپیکر: جی، ایسے نہ کہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: میں سوال دہرا دیتا ہوں، شاید سوال سمجھ آ جائے۔

جناب سپیکر: جو بات نہ سمجھنے والی ہے آپ وہی کریں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہے کہ سال دوم کے طلباء جن کا داخلہ 2015 میں ہوا تھا، نوٹیفکیشن کے اجراء کے بعد زائد فیس واپس کر دی ہے۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ 2015 کے بچوں کو فیس واپس کی گئی ہے تو کتنے بچوں کو واپس کی گئی، 2016 کے اندر جو fresh admission ہوئے تھے وہ کتنے بچے تھے اور کتنے بچوں کو فیس واپس کی گئی، اگر نہیں کی گئی تو فیس کے پیسے کہاں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں ان کو دوبارہ explain کر دیتی ہوں کہ فیس کم کرنے کا نوٹیفکیشن 16۔ مئی 2016 کو جاری ہوا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: معزز ممبران! مجھے ان کی بات سننے دیں۔ آرڈر پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ نوٹیفکیشن 16۔ مئی 2016 کو جاری ہوا جس کے تحت مارچ اپریل 2016 میں بچوں کے داخلے ہوئے تھے اور 67 بچوں سے کمپیوٹر فیس وصول کر لی گئی تھی، اُن کو اس نوٹیفکیشن کے بعد 2100 روپے فیس واپس کر دی گئی تھی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! مجھے 16-2015 کی الگ الگ تعداد بتائی جائے۔

جناب سپیکر: آپ گول مول پوچھ رہے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے صرف یہ پوچھا ہے کہ 2015 کے ٹوٹل کتنے بچوں کو فیس واپس کی گئی اور 2016 کے کتنے بچوں کو واپس کی گئی؟

جناب سپیکر: It's not good! انہوں نے آپ کی بات کا جواب دے دیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! وہ صرف 67 بچوں کا بتا رہی ہیں لیکن مجھے 16-2015 میں داخل ہونے والے بچوں کا بتا دیں یا پھر ٹوٹل 67 بچے ہی ہیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے آپ کو بتا دیا ہے جو آپ نے سن لیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے صرف 67 بچوں کا بتایا ہے لیکن وہ مجھے وضاحت سے بتائیں کہ 2015 کے داخلے کے بچے تھے یا 2016 کے داخلے کے بچے تھے؟

جناب سپیکر: جی، ایسا نہیں ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق وہاں سے پیسے خُورد بُرد کر لئے گئے ہیں اس لئے مجھے clear کر دیا جائے کہ کون سے سال کے کتنے بچوں نے فیس دی؟

جناب سپیکر: محترمہ! وہ کہہ رہے ہیں کہ رقم خُورد بُرد کی گئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اگر ان کی specific شکایت ہے تو مجھے بتادیں جس کو ہم دیکھ لیں گے ورنہ 2016 میں جب یہ نوٹیفکیشن آیا ہے تو 2016 کے بچوں کی ہی فیس واپس ہو گی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا اتنا سا سوال ہے کہ کتنے بچوں کی فیس واپس ہوئی؟

جناب سپیکر: وہ آپ کو بتا تو رہی ہیں کہ 67 بچوں کی فیس واپس ہوئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ 67 بچے ہیں جس کی لسٹ میرے پاس موجود ہے جو میں آپ کو دے دوں گی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! 2015 میں کتنے بچے تھے؟

جناب سپیکر: بس اب آپ تشریف رکھیں اور ایسے نہ کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں ابھی یہ سوال نہیں آیا تھا تب میں نے معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کو لابی کے اندر personally یہ رسیدیں بھی دی تھیں جن بچوں سے extra فیس وصول کی گئی۔ میں نے already اس معاملے پر بتایا ہوا ہے کہ پرنسپل صاحب نے فیسوں کی رقم خورد برد کر لی ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے جو شکایت کی ہے اس کے بارے میں آپ کے پاس کیا ثبوت ہے؟ آپ تشریف رکھیں اور ایسے نہ کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کو already بتایا تھا۔

جناب سپیکر: جی، اب آپ تشریف رکھیں کیونکہ دوسرے ممبران کے بھی سوال ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! مجھے میرے سوال کا جواب تو دیا جائے۔

جناب سپیکر: انہوں نے جواب دے دیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! مجھے جواب نہیں ملا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ دوبارہ بتادیں جو وہ کہہ رہے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ مجھے بتائیں کہ 2015 میں کتنے بچے تھے؟

جناب سپیکر: آپ ذرا آرام سے بات کریں۔ Be very careful

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ مجھے الگ الگ تعداد بتادیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ذرا بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں دوبارہ explain کر دیتی ہوں۔ یہ 16 مئی 2016 کو نوٹیفکیشن آیا تھا لہٰذا 2016 میں جن بچوں سے فیس وصول کی گئی تھی ہم نے اُن کو ہی فیس کے پیسے واپس کرنے تھے لیکن اس سے پہلے notified نہیں تھا۔ اگر ان کی کوئی specific شکایت ہے تو میں ان سے discuss کر لیتی ہوں اور یہ مجھے بتادیں تو ہم اس معاملے کو sort out کر لیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے ان سے پہلے بھی discuss کیا تھا۔

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں اور بس کریں کیونکہ انہوں نے آپ کو ساری بات بتادی ہے۔ آپ جان بوجھ کر اس کو مت الجھائیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں آپ کے حکم پر بیٹھ جاتا ہوں لیکن میں جواب سے مطمئن نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 8538 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8625 محترمہ گلناز شہزادی کا ہے، انہوں نے request کی ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8699 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8700 بھی الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 8727 ہے۔ ویسے دل تو میرا یہ چاہتا ہے کہ یہ پورا جواب پڑھ کر سنائیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس کی demand نہیں کر رہا بلکہ صرف کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بس ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: چلیں، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

یونیورسٹیوں میں بروقت فیس ادا نہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*8727: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اگر ایک طالب علم یونیورسٹی میں تعلیم کے دوران کسی سمسٹر کی فیس بروقت نہ جمع کروا سکے تو اس پر کتنا جرمانہ وصول کیا جاتا ہے سرکاری اور پرائیویٹ یونیورسٹیز کے نام اور جرمانہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اس طرح کے جرمانے کس طریق کار کے مطابق طے کئے جاتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، ٹیکسلا: اگر کوئی سٹوڈنٹ فیس یا واجبات جمع نہ کرائے تو مقررہ تاریخ کے بعد۔/10 روپے فی یوم کے حساب سے جرمانہ دن کے اندر اصل فیس کے ساتھ یونیورسٹی مین اکاونٹ میں جمع کرائے گا۔ دس دن گزرنے کے بعد ڈیفالٹر سٹوڈنٹ کا نام یونیورسٹی رول سے خارج کر دیا جائے گا اور re-admission کی صورت میں اصل فیس کے ساتھ re-admission فیس۔/2100 روپے کیٹیگری A-1 سے اور کیٹیگری ایکس غیر ملکی اور سمندر پار لوگوں کے بچوں سے۔/5100 روپے یونیورسٹی مین اکاونٹ میں جمع کرائے جائیں گے۔

یونیورسٹی آف سرگودھا: اگر کوئی طالب علم یونیورسٹی میں تعلیم کے دوران کسی سمسٹر کی فیس بروقت نہ جمع کروا سکے تو اس پر 100 روپے فی دن کے حساب سے جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔ مزید برآں یہ واضح کیا جاتا ہے کہ اس طرح کے زیادہ تر کیسز میں طالب علم کی درخواست پر ناگزیر وجوہات کو دیکھتے ہوئے جرمانہ معاف کر دیا جاتا ہے اور یونیورسٹی جرمانہ بطور کنٹرول میکنزم استعمال کرتی ہے۔ فیس بروقت جمع نہ کروانے پر تمام طالب علموں پر یکساں ریٹ سے جرمانہ عائد کیا جاتا ہے اگر کوئی طالب علم اپنے شعبہ اور ٹریژر آفس کو مطلع کر دے کہ فیس جمع

کروانے میں تاخیر مالی مشکلات یا ناگزیر حالات کے باعث ہوئی ہے تو جرمانہ معاف کر دیا جاتا ہے۔

خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، رحیم یار خان:

اگر کوئی طالب علم یونیورسٹی میں تعلیم کے دوران کسی سمسٹر میں فیس بروقت نہ جمع کروا سکے تو اس سے یونیورسٹی میں لاگو شدہ فیس ریگولیشنز کے تحت جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔ اس حوالے سے فیس ریگولیشنز باقاعدہ اکیڈمک کونسل میں پیش کئے جاتے ہیں اور اکیڈمک کونسل کی سفارشات کے بعد سینڈیکیٹ سے ان کی منظوری ہوتی ہے۔ تفصیل Flag-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان:

ہر سمسٹر کے آغاز پر فیس کا شیڈول جاری کیا جاتا ہے۔ طلباء و طالبات کو سب سے پہلے بغیر جرمانے کے فیس کی ادائیگی کے لئے کچھ دن دیئے جاتے ہیں۔ اگر کوئی طالب علم مقررہ تاریخ تک فیس جمع نہیں کرواتا تو مبلغ -/600 روپے سنگل لیٹ فیس کے ساتھ فیس کی ادائیگی کر سکتا ہے۔ اگر اس دوران بھی فیس ادا نہ ہو تو جرمانے کی شرح ڈبل لیٹ فیس یعنی -/1200 روپے ہو جاتی ہے۔

محمد نواز شریف یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ملتان:

اس حوالے سے بیان کیا جاتا ہے کہ ہمارے ادارے محمد نواز شریف یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ملتان میں اگر کوئی طالب علم بر وقت فیس ادا نہ کر سکے تو اسے ایک ماہ کا وقت دیا جاتا ہے اور اس دوران اس پر کسی قسم کا جرمانہ عائد نہیں کیا جاتا البتہ ایک ماہ گزر جانے کے بعد اس کا داخلہ منسوخ کر دیا جاتا ہے اور دوبارہ داخلہ کی صورت میں ایک ہزار روپے ری ایڈمیشن فیس کی مد میں وصول کی جاتی ہے۔

گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی سیالکوٹ:

1. جامعہ طالبات کو فیس جمع کروانے کے لئے نوٹس جاری کرتی ہے۔ فیس جمع کروانے کی مدت کا تعین طالبات کی تعداد کو پیش نظر رکھ کر کیا جاتا ہے۔ بالعموم طالبات کے ایک گروپ کو بنک میں فیس جمع کروانے کے لئے تین سے چار دن کا عرصہ دیا جاتا ہے۔
2. جامعہ مستحق طالبات کو پہلے سمسٹر کے لئے نصف سے لے کر پوری فیس معافی تک کی رعایت دیتی ہے اور طالبہ کے ڈگری کے مکمل ہونے تک CGPA تین یا تین سے زیادہ ہونے کی صورت میں یہ رعایت برقرار رہتی ہے۔

3. اس صورت میں کہ اگر کوئی طالبہ کسی معاشی مسئلے کی وجہ سے مقررہ تاریخ تک فیس جمع کروانے کے قابل نہیں ہے اور وہ فیس جمع کروانے کی مدت میں توسیع کی درخواست کرتی ہے تو اس صورت میں اُسے لیٹ فیس ادا کرنے کی اجازت دے دی جاتی ہے۔
4. اس صورت میں اگر کوئی طالبہ اقساط میں فیس ادا کرنے کی درخواست کرتی ہے تو اُسے اس بات کی اجازت دی جاتی ہے۔
5. گزشتہ کئی برس سے یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ طالبات جامعہ کے واجبات وقت پر ادا کرنے میں سنجیدہ نہیں ہیں اور سلسلے میں تاخیر سے کام لیتی ہیں۔ سنڈیکیٹ نے اس بات کا نوٹس لیتے ہوئے یہ فیصلہ کیا کہ آئندہ ایسی طالبات پر (100) سو روپے فی یوم کے حساب سے جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ اس فیصلے کے نفاذ کے بعد مارچ 2017 کے مہینے میں طالبات نے اپنے ذمہ واجبات بروقت ادا کر دیئے۔ طالبہ کی جانب سے مقررہ مدت میں فیس جمع نہ کروانے کی اگر کوئی معقول وجہ ہو تو اس صورت میں حکام جرمانہ معاف کرنے کا حق رکھتے ہیں۔

انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی آف دی پنجاب، لاہور:

یونیورسٹی ہذا کی پالیسی کے مطابق جو طالبعلم یونیورسٹی میں تعلیم کے دوران کسی سمسٹر کی فیس بروقت جمع نہ کروا سکے تو اُس پر کوئی جرمانہ وصول نہیں کیا جاتا۔

گورنمنٹ صادق کالج وومن یونیورسٹی، بہاولپور:

اگر کوئی طلبہ اپنی فیس اور واجبات دی گئی تاریخ پر ادا کرنے میں ناکام رہتی ہے تو اسے ایک ہزار روپے جرمانہ ہوگا (اگر واجبات مقررہ آخری تاریخ کے بعد دس دنوں کے اندر ادا کر دیئے جاتے ہیں) اور دو ہزار روپے (اگر واجبات مزید اگلے دس دنوں کے اندر ادا کر دیئے جاتے ہیں) اور چار ہزار روپے (اگر واجبات مزید اگلے دس دنوں کے اندر ادا کر دیئے جاتے ہیں) اگر کوئی طالبہ مقررہ آخری تاریخ سے اگلے تیس دنوں کے اندر واجبات ادا نہیں کرتی تو اس کا ایڈمیشن خارج کر دیا جائے۔ مجاز اتھارٹی چیئر مین ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ کی سفارش پر اسے بحال کر سکتی ہے اور اسے اضافی چار ہزار روپے جمع کروانا ہوں گے۔

یونیورسٹی آف گجرات:

مطلع کیا جاتا ہے کہ جامعہ گجرات میں سمسٹر کے دوران بروقت فیس ادا نہ کرنے سے متعلق جرمانے کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

1. بعد از مقررہ تاریخ فیس نادہندگان سے مبلغ 750 روپے فی سمسٹر (صرف بہار 2015 سے پہلے فیس نادہندگان پر لاگو) جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔

2. بہار 2015 سے مقررہ تاریخ کے بعد سے مبلغ 20 روپے فی دن جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔

اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور:

کل زیادہ سے زیادہ جرمانہ۔/4000 روپے ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

1. اسلامیہ یونیورسٹی کے شعبہ جات میں داخلہ کے قواعد کی شق 9 کے تحت طالب علم اپنے سمسٹر کی فیس جمع کرانے کی مقررہ تاریخ کے بعد فیس لیٹ جمع کروانے پر پہلے 10 دن کے لئے۔/1000 روپے، 20 دن تک لیٹ جمع کروانے پر۔/2000 روپے جبکہ 30 دن لیٹ ہونے پر مبلغ۔/4000 روپے بطور لیٹ فیس / جرمانہ جمع کروانا ہوگی۔
2. 30 دن تک فیس جمع نہ کروانے پر متعلقہ شعبہ طالب علم کا داخلہ خارج کردے گا اور داخلہ کی بحالی کے لئے۔/4000 روپے مزید جمع کروانا ہوں گے۔

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور:

یو ای ٹی، لاہور میں بروقت فیس ادا نہ کرنے کی صورت میں یونیورسٹی ہذا طالب علم پر لیٹ فیس جرمانہ عائد کرتی ہے جو کہ کل فیس 30,000 فی سمسٹر کا پانچ فیصد ہوتا ہے جو کہ فیس کی جمع کروانے کی آخری تاریخ کے بعد سے تیس دن تک لاگو ہوتا ہے۔ تاہم یہ جرمانہ اکثر اوقات طالب علم کی درخواست کو مدنظر رکھتے ہوئے وائس چانسلر معاف کر دیتے ہیں۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور:

جی سی یونیورسٹی، لاہور میں اگر کوئی طالب علم مقررہ تاریخ تک فیس جمع نہیں کرواتا تو اس کو درج ذیل طریق کار کے مطابق جرمانہ کیا جاتا ہے۔

1۔	مقررہ تاریخ گزرنے کے دس یوم کے اندر:	۔/500 روپے
2۔	مقررہ تاریخ گزرنے کے دس یوم کے بعد:	۔/2000 روپے
3۔	مقررہ تاریخ گزرنے کے ایک ماہ بعد:	۔/5000 روپے

جرمانے یونیورسٹی کی فائن پالیسی کے مطابق وصول کئے جاتے ہیں۔

فاطمہ جناح وومن یونیورسٹی، راولپنڈی:

جامعہ فاطمہ جناح برائے خواتین، راولپنڈی میں طالبات کا فیس جمع کروانے کا دورانیہ چھ ہفتوں پر مشتمل ہوتا ہے پہلے تین ہفتے فیس بغیر کسی جرمانے کے جمع کی جاتی ہے اور اس کے بعد اگلے تین ہفتے فیس مع جرمانہ لی جاتی ہے جو کہ بالترتیب 250، 500 روپے اور 1000 روپے ہے اس کے علاوہ اگر کوئی طالبہ بروقت فیس جمع نہ کرواسکتی ہو تو یونیورسٹی اقساط میں فیس جمع کروانے کی سہولت بھی فراہم کرتی ہے جس کے لئے طالبہ کو درخواست جمع کروانی ہوتی ہے۔

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان:

اس ضمن میں عرض ہے کہ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان میں تعلیم کے دوران سمسٹر کی فیس تاخیر سے جمع کروانے پر طلباء سے کسی قسم کا کوئی جرمانہ نہیں لیا جاتا۔

یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور:

یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور کے قواعد و ضوابط کے مطابق مقررہ تاریخ تک واجبات ادا نہ کرنے کی صورت میں متعلقہ طلباء و طالبات سے مبلغ 200روپے جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔ مزید برآں مقررہ تاریخ ختم ہونے کے تیس یوم کے اندر واجبات جرمانہ کی ادائیگی کے ساتھ ادا کئے جا سکتے ہیں۔

مندرجہ بالا قواعد و ضوابط یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور کی سنڈیکیٹ سے منظور شدہ ہیں۔

دی وومن یونیورسٹی، ملتان:

یونیورسٹی آف ملتان کا قیام کچھ عرصہ پہلے ہی ہوا ہے جو کہ جنوبی پنجاب جس کا شمار پسماندہ علاقوں میں ہوتا ہے میں پہلی خواتین یونیورسٹی ہے جس کو مد نظر رکھتے ہوئے طالبات سے کوئی لیٹ فیس چارجز نہیں لئے جاتے۔

لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور:

دوران تعلیم کسی سمسٹر کی فیس بروقت ادا نہ کرنے کی صورت میں طالبات کو مختلف شرح کے مطابق جرمانہ کیا جاتا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

مقررہ کردہ تاریخ کے بعد 15 دن تک 150روپے

16 دن سے 30 دن تک 250روپے

30 دن کے بعد 500روپے

مندرجہ بالا جرمانہ کو ہارڈشپ بنیادوں پر معاف بھی کیا جا سکتا ہے۔

ہائی ٹیک یونیورسٹی ٹیکسلا:

ہائی ٹیک یونیورسٹی ٹیکسلا میں مقررہ تاریخ کے بعد پہلے دس دن میں فیس جمع کروانے والے طالب علم / طالبہ سے باقی ماندہ فیس پر پانچ فیصد اور دس دن سے بیس دن کے درمیان جمع کروانے والے سے باقی ماندہ فیس پر دس فیصد اور بیس دن کے بعد دس ہزار روپے جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔ دو ماہ کے بعد رجسٹریشن معطل کر دی جاتی ہے اور اس کی تجدید کے لئے فیس داخلہ مع باقی ماندہ فیس اور جرمانہ ادا کرنا ہوتا ہے۔

یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب، لاہور:

اس یونیورسٹی میں ہر سمسٹر کے آغاز سے پہلے طلباء فیس کی پہلی قسط ادا کرتے ہیں اور ان کے فیس ادا کرنے پر ان کی حاضری کا کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ شروع ہوتا ہے۔ دوسری قسط دو ماہ کے بعد جس کی تاریخ ادائیگی طالب علم کی پہلی ادائیگی کی رسید پر درج ہوتی ہے، وصول کی جاتی ہے۔ جو طالب علم دو ماہ کے بعد بھی دوسری قسط ادا نہیں کر سکتے ان کو مزید دو ہفتے کا وقت دیا جاتا ہے اور آخر کار فائنل امتحان سے پہلے تین ہفتوں کے اندر بالترتیب پانچ سو، ہزار اور دو ہزار روپے جرمانے کے ساتھ فیس ادائیگی کی اجازت دی جاتی ہے۔ تاہم اس کے باوجود فیس ادا نہ کرنے والے طلباء کو فائنل امتحان سے محروم ہونے اور سمسٹر ضائع ہونے سے بچانے کے لئے پانچ ہزار روپے جرمانہ کے ساتھ خصوصی اجازت برائے ادائیگی فیس دی جاتی ہے۔ حالانکہ فیس کی دوسری قسط دراصل پوری فیس کا حصہ ہوتی ہے جو طلباء کو سمسٹر شروع ہونے سے پہلے ادا کرنا ہوتی ہے۔

یہ طے شدہ طریق کار کا حصہ ہے۔ طلباء کو بار بار یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ وہ اپنی فیس مقررہ تاریخ پر ادا کر دیں۔ جب جرمانہ واجب الادا ہوتا ہے اس کے لئے اطلاع نامہ جاری کیا جاتا ہے۔

یونیورسٹی آف لاہور:

فیس سے متعلق طالب علموں کو ایک عدد نوٹس کے ذریعے مطلع کیا جاتا ہے کہ ان کی فیس کب واجب الادا ہے۔ فیس کی ادائیگی کے لئے تقریباً دو ماہ کا عرصہ دیا جاتا ہے۔ وہ طالب علم جو ذاتی وجوہات کی بنیاد پر مقررہ وقت پر فیس ادا نہیں کرتے اور اپنی جائز مجبوری بیان کرتے ہیں انہیں فیس جمع کروانے کی تاریخ میں توسیع دے دی جاتی ہے اور کوئی جرمانہ وصول نہیں کیا جاتا۔ وہ طالب علم جو نہ تو وقت پر فیس جمع کرواتے ہیں اور نہ ہی کوئی توسیع لیتے ہیں انہیں دو سو روپیہ یومیہ کے حساب سے لیٹ فیس کی مد میں جرمانہ عائد کیا جاتا ہے جو کہ واجب الادا تاریخ کے بعد سے فیس دینے کی تاریخ تک لاگو کیا جاتا ہے

انسٹیٹیوٹ آف سدرن پنجاب، ملتان:

ادارہ ہذا کے قانون وضبط کے مطابق ہر طالب علم کو ماہانہ یا سہ ماہی فیس کے لئے یکم تا دس تاریخ تک ادائیگی کی سہولت دی جاتی ہے اور اس دوران کوئی جرمانہ وصول نہیں کیا جاتا البتہ اگلے ماہ یا سہ ماہی پر غیر اداشدہ رقم کا پانچ فیصد بطور جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔ غیر اداشدہ رقم پر جرمانہ کی شرح کم سے کم رکھی جاتی ہے تاکہ طالب علم کو احساس ہو کہ پرائیویٹ سیکٹر کے ادارے اپنی مدد آپ کے تحت چلائے جاتے ہیں اور وقت پر فیس کی ادائیگی کو یقینی بنانے اور فیس سمیت تمام معاملات پر چیک اینڈ بیلنس رکھنا ادارہ کے معاملات کو چلانے کے لئے ضروری ہے البتہ

کسی طالب علم کی درخواست پر کچھ کیسز میں جرمانہ کی چھوٹ اور فیس کو وقت مقررہ کے بعد جمع کروانے کی سہولت بھی دی جاتی ہے۔

نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس، لاہور:

نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس، لاہور میں ہر سمسٹر کی فیس تین اقساط میں وصول کی جاتی ہے۔ اگر ایک قسط ایک ہفتہ کی تاخیر سے ادا کی جائے تو جرمانہ ایک ہزار روپے وصول کیا جاتا ہے اور اگر دو ہفتے یا اس سے زیادہ تاخیر ہو تو تین ہزار روپے جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔

گفٹ یونیورسٹی، گوجرانوالہ:

گزارش ہے کہ اگر کوئی طالب علم اپنی فیس مقررہ وقت پر جمع نہیں کراپاتا تو مقرر کردہ تاریخ سے تاریخ ادائیگی تک یومیہ پچاس روپے بطور لیٹ فیس وصول کی جاتی ہے جس کا اطلاق رواں سمسٹر کے اختتام تک ہوتا ہے۔

یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور:

یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی ،لاہور کی فیس اور ادائیگیوں کے قواعد و ضوابط اور طریق کار طے شدہ ہیں جن سے طلباء وطالبات کو داخلے کے وقت آگاہ کیا جاتا ہے۔ داخلے کے علاوہ راہنمائے طلباء وطالبات، سٹوڈنٹ ہینڈ بک میں فیس اور ادائیگیوں کا طریق کار درج ہوتا ہے۔ طلباء وطالبات سے سہ ماہی بنیادوں پہ ہر سہ ماہی کی دس تاریخ تک فیس وصول کی جاتی ہے۔ ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں طلباء وطالبات سے سو روپے یومیہ جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔ ادائیگی کی معینہ تاریخ سے دس یوم قبل طلباء طالبات کو بذریعہ نوٹس اور ای میل فیس کی بروقت ادائیگی کے لئے متنبہ کیا جاتا ہے تاکہ طلباء وطالبات غیر ضروری پریشانی میں مبتلا نہ ہوں۔ جرمانے کا مقصد سرمائے کا حصول نہیں بلکہ طلباء وطالبات کو عملی زندگی میں نظم وضبط کی اہمیت سے روشناس کروانا ہے۔ اس لئے ضرورت منداور اہل طلباء وطالبات کے جرمانے معاف اور مؤخر بھی کئے جاتے ہیں۔

فارمن کرسچیئن کالج، لاہور:

باوجود متعدد نوٹسز کے اور سمسٹر کی فیس تاریخ کے بڑھانے کی سہولت کے باوجود اگر فیس ادا نہ کی جائے تو طالب علم کو 5000 روپے جرمانہ ادا کرنا ہوتا ہے اور یہ جرمانہ فیس کے ساتھ ادا کرنا ہوتا ہے۔

لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور:

اگر کوئی طالب علم سمسٹر کی فیس بروقت جمع نہ کرواسکے تو اس کو -/20 روپے یومیہ کے حساب سے جرمانہ کیا جاتا ہے، علاوہ ازیں ایک سمسٹر میں دو اقساط میں فیس جمع کروانے کی سہولت بھی

فراہم کی جاتی ہے اور اگر کوئی طالب علم دونوں اقساط جمع نہ کروا سکے تو آخری تاریخ کے ایک ماہ گزرنے کے بعد۔/2000روپے جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔

(ب) پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر یونیورسٹیوں میں جرمانے کی رقم اور طریق کار کا تعین یونیورسٹی سینڈیکیٹ اور بورڈ آف گورنرز میں کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس کا جواب تھوڑا لمبا چوڑا ہے اس لئے مجھے بتائیں کہ آپ کون سے جز پر ضمنی سوال کریں گے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جز (الف) پر کروں گا۔

جناب سپیکر: جز (الف) کے کون سے حصے پر کریں گے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اب آپ مجھے ضمنی سوال کرنے دیں۔

جناب سپیکر: جی، کر لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بعض بچے کسی بھی وجہ سے فیس جمع کرانے میں لیٹ ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے ساری وجوہات کا ایک ایک کر کے بتایا ہے کہ اتنے دن لیٹ ہوں تو اتنا جرمانہ ہوتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ کو صرف متوجہ کر رہا ہوں کہ ہر یونیورسٹی نے اپنے اپنے طریق کار بنائے ہوئے ہیں۔ مجھے یہ خوشی ہے کہ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان کی طرف سے کہا گیا ہے کہ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان میں تعلیم کے دوران سمسٹر کی فیس تاخیر سے جمع کروانے پر طلباء سے کسی قسم کا کوئی جرمانہ نہیں لیا جاتا لیکن میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کی بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: وجہ معقول ہو تو پھر معاف کر دیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ میری بات سن لیں کیونکہ یہ بڑا اہم سوال ہے اور میں بہاولپور کے اندر طلباء کی طرف سے face کرتا ہوں۔ اسلامیہ یونیورسٹی نے فیس دس دن لیٹ جمع کروانے پر ایک ہزار روپے، 20 دن کے بعد دو ہزار اور 30 دن کے بعد چار ہزار روپے جرمانہ کرنا ہوتا ہے لیکن جواب کے اندر بھی اسلامیہ یونیورسٹی نے ڈنڈی ماری ہے۔ یہ سوالات ہمیں پہلے نہیں ملتے اس لئے تیاری مکمل نہیں ہو سکتی۔ میری فائل کے اندر طالب علم کو جرمانے کی صورت میں ملنے والا voucher موجود ہے جس کی میں مثال دیتا ہوں کہ اس کا والد کھوتا ریڑھی پر مزدوری کر کے گزارا کرتا تھا، اُس کا بچہ

intelligent تھا جس کا (BS(IT میں داخلہ ہو گیا۔ اُس نے آٹھ سمسٹر پڑھنے تھے، پانچ سمسٹر کی فیس بوجوہ لیٹ جمع کروائی، بچے نے امتحان پاس کر لیا اور اُس نے ڈگری لینی تھی۔ یونیورسٹی نے فیس لیٹ جمع کروانے پر آٹھ ہزار روپیہ فی سمسٹر جرمانہ عائد کیا اور اُس نے فیس پوری جمع کروا دی لیکن یونیورسٹی نے کوئی رحم نہیں کیا۔ یہاں پر پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ بیٹھی ہیں میں اُن کو بتاؤں گا کہ میں نے خود وائس چانسلر سے بات کی کہ اس بچے کا باپ کھوتا ریڑھی چلا کر مزدوری کر کے پیسے دیتا ہے، اس بچے کی فیس معافی کے لئے میں نہیں کہتا لیکن 40ہزار روپے فیس لیٹ جمع کروانے کا جرمانہ عائد کر دیا ہے لہٰذا اس کو خدا کے لئے معاف کر دیں تاکہ وہ ملازمت کے لئے آگے درخواست دے سکے۔ وائس چانسلر صاحب نے کہا کہ یہ ہماری سنڈیکیٹ کمیٹی نے approve کیا ہے جسے میں waive off نہیں کر سکتا۔ میں انتہائی دکھ سے یہ کہتا ہوں کہ اس کے باپ نے کسی سے 40ہزار روپیہ مزید لے کر جمع اس لئے کروایا کہ بیٹا آگے کسی امتحان کے لئے apply کر سکے۔ میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا ممبر بھی ہوں اس لئے ایک مثال دیتا ہوں کہ ایک یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے سنڈیکیٹ کمیٹی کی approval سے اپنا اور اپنے تمام Deans کا ہاؤس رینٹ بھی double کر لیا۔ وہ تمام PhD's ہیں جس پر میں نے comment کیا کہ مجھے اچھا نہیں لگتا کہ آپ اتنے پڑھے لکھے لوگوں کی oversight کے لئے میں PAC کی طرف سے محکمہ ایجوکیشن کو direction دوں لیکن کیا آپ کو خود خیال نہیں آتا؟ ہم نے کمیٹی کی طرف سے ریکوری کا decision دیا کہ اُن سے اب یہ ریکوری کریں جو کہ ہو رہی ہے اور کچھ نے ریکوری دی ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہر یونیورسٹی کا اپنا معیار ہے اور یہ اپنی مرضی سے جس طرح چاہیں طلباء کو ذبح کرتے ہیں۔ میری یہ دردمندی سے گزارش ہے کہ اگر آپ یہ سوال کمیٹی کے سپرد کر دیں جہاں میں بیٹھتا ہوں اور سارے لوگ آئیں تو وہاں پر ہم اس کو rational کریں۔ میری آپ سے خدا کے لئے یہ request ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں یونیورسٹی کی طرف سے تھوڑا سا صرف یہ بتانا چاہوں گی کیونکہ میں نے mostly وائس چانسلرز سے خود بھی بات کی اور اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے وائس چانسلر سے تو خود میں نے اس حوالے سے بات بھی کی تھی۔ Again وہی بات ہے کہ سنڈیکیٹ نے اس کو approve کیا ہے اور سنڈیکیٹ کو اتھارٹی یونیورسٹی کا چارٹر دیتا ہے کہ وہ یہ approve کرے۔ اس سلسلے میں یونیورسٹی کے حوالے سے وائس چانسلر نے یہ بھی بتایا تھا کہ ان کے پاس بہت سارے بچوں کی ایسی لسٹ before he joins جنہوں نے پوری پوری تعلیم

کے دوران فیس جمع ہی نہیں کروائی before the same reason کہ وہ afford نہیں کر سکتے تو اس کے لئے انہیں تھوڑے سے یہ strict اقدامات کرنے پڑے اور fine لگانا پڑا تاکہ جو بچے وہاں پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں، ان کا یہ sense of responsibility تو ہو کہ انہوں نے اپنی فیس ادا کرنی ہے۔ جہاں تک poor بچوں کا تعلق ہے تو وہاں پر حکومت پنجاب کے اور وزیر اعلیٰ پنجاب کے بہت سارے initiatives ہیں جس میں انہیں بہت سارے scholarships بھی دیئے جاتے ہیں۔ HEC کی طرف سے بھی scholarships ہیں اور پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ کے بھی scholarships ہیں all they have to do is that they have to apply for the scholarships لیکن اگر ہم بالکل نرمی کر دیں گے تو پھر public sector universities کے لئے فیس لینا بہت مشکل ہو جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس پر بحث نہیں کر رہا کہ آپ جرمانہ نہ لگائیں لیکن جرمانہ لگانے کی کوئی حد بھی ہوتی ہے ناں۔ دیکھیں آپ کے سامنے انہوں نے جواب دیا ہے کہ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان کوئی جرمانہ عائد نہیں کرتی اور بچے فیس دیتے ہیں۔ اب اس میں سے اگلا سوال میں ان کو نکال کر دوں گا جب اس کا نمبر آئے گا تو انہیں بھیجوں گا کہ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی میں کتنے لوگ ہیں جنہوں نے بالکل فیس نہیں دی اور یہ جرمانے کی وجہ سے رہ گئے ہیں۔ لوگ دے دیں لیکن مجبوریاں ہوتی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ یہ case پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کو بھجوائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! نہیں۔ یہ ایک کیس کی بات نہیں ہے بلکہ میں یہ چاہتا ہوں اور گزارش یہ ہے کہ مجھے کوئی شوق نہیں ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سوال کمیٹی کے سپرد ہو جہاں پر بیٹھ کر دیکھیں کہ اس کو oversight کیسے کرنا ہے؟ ایک یونیورسٹی آٹھ ہزار روپے لے رہی ہے، دوسری کوئی بھی نہیں لے رہی، کوئی 200 روپے لے رہی ہے اور کوئی 2000 روپے لے رہا ہے تو یہاں کوئی governance ہے کہ جس کی جو مرضی آئے کرتا جائے؟ سنڈیکیٹ ہو گی، پتا نہیں یہ سنڈیکیٹ کہاں سے آ جاتی ہے؟

جناب سپیکر! ظلم کرتے ہیں لہٰذا اس کو کمیٹی کے سپرد کریں۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! سنڈیکیٹ میں آپ بھی بطور ممبران شریک ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کمیٹی میں بیٹھ کر ہم اس کو rationalize کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! اس کو rationalize کروائیں اور اس کا کوئی طریق کار بتائیں۔ کیا آپ کے پاس کوئی طریق کار ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس حوالے سے کوئی طریق کار نہیں ہے لیکن جب کمیٹی میں ہم بیٹھیں گے تو طریق کار بنے گا۔ میری آپ سے التماس ہے کہ اسے کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، اس کا بھی ذرا سوچ لیں ناں۔ میرا خیال ہے کہ اتنا تو جرمانہ نہیں ہوگا جتنا اس پر خرچ ہو جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! نہیں۔ اس کو rationalize کریں اور کمیٹی کے سپرد کریں جہاں ہم بیٹھ کر اس کو ٹھیک کریں گے۔ انشاء اللہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے صرف یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ہر یونیورسٹی کا ایکٹ ہمارا معزز ایوان پاس کرتا ہے اور prove کرتا ہے جس کے تحت ہم یونیورسٹی کو autonomous bodies اور سنڈیکیٹ کو authorities دیتے ہیں for different decisions جس کے تحت وہ یہ decisions لیتے ہیں تو I disagree with the honorable Member on one point کہ کہاں سے سنڈیکیٹ اٹھ کر آ جاتے ہیں that is a wrong statement (قہقہہ لگاتے ہوئے)

جناب سپیکر: میں نے اس کا جواب دے دیا ہے کہ وہاں پر معزز ممبران اسمبلی بھی ہوتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! فیس کے حوالے سے یہ ایک specific case ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جو کچھ ہو رہا ہے یہ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ ہر یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ اپنی مرضی سے فیصلے کرتی ہے۔ اس پنجاب میں رہتے ہیں آخر کوئی چیز کسی طریقے سے ہونی چاہئے تو میری آپ سے التماس ہے کہ آپ اسے کمیٹی کے سپرد کر دیں جہاں پر ہم اس کو بہتر کر دیں گے۔ انشاء اللہ

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ہم ان کے اختیارات curtail کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! نہیں، کوئی اختیارات curtail نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر: سنڈیکیٹ کے اختیارات ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگر حکومت کی طرف سے کوئی چیز بہتر چلی جائے گی تو اس کا فائدہ ہی ہو گا۔

جناب سپیکر: چلیں، میں اس سوال کو pending کرتا ہوں اور مل بیٹھ کر اس کا فیصلہ کریں گے۔ کیا معزز ایوان مجھے اس بات کی اجازت دیتا ہے؟

معزز ممبران: جی، بالکل۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جی، آپ بات بالکل کریں اور you have authority to do

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کو اس میں شامل ہونا پڑے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں بھی اس میں شامل ہو جاؤں گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب اور سیکرٹری کو بھی اس میں شامل کریں تاکہ ہم کسی نتیجے پر پہنچ سکیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ سیکرٹری صاحب بھی ہوں گے اور منسٹر صاحب بھی اس میٹنگ میں ہوں گے تو سوموار کے دن ہم ایک بجے اس معاملے پر بیٹھ کر بات کریں گے۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 8728 ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں BISE کے چیئرمینوں سے متعلقہ تفصیلات

*8728: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں کتنے BISE ہیں ان کے چیئرمین کون کون ہیں یہ کب سے مقرر کئے گئے ہیں ان کو مقرر کرنے کا کیا طریق کار ہے اور یہ کتنی مدت کے لئے تعینات کئے جاتے ہیں اور

ہر چیئرمین نے یکم جنوری 2017 کو کل کتنی تنخواہ وصول کی اور کس کس مد کتنے کتنے الاؤنس وصول کئے؟

(ب) ہر چیئرمین کی سرکاری گاڑی یکم جنوری 2016 سے یکم جنوری 2017 کتنے کلو میٹر چلی، کتنے اخراجات پٹرول کی مد میں ہوئے اور M/R میں کتنے اخراجات ہوئے اگر چیئرمین سرکاری گاڑی ذاتی استعمال کرے تو فی کلو میٹر کتنی رقم سرکاری خزانے میں جمع کروانی پڑتی ہے ہر چیئرمین نے کتنے کلو میٹر ذاتی گاڑی استعمال کی اور کتنی کتنی رقم سرکاری خزانہ میں جمع کروائی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) اس وقت پنجاب میں کل 9 ثانوی و اعلیٰ ثانوی بورڈز کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! نہیں۔ میں کوئی سوال نہیں پوچھنا چاہتا۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8845 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا یونیورسٹی کے ملازمین کو ریگولر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*8845: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا یونیورسٹی میں ملازمین گزشتہ کئی سالوں سے کنٹریکٹ / ڈیلی ویجز پر کام سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت تمام ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک ان کو ریگولر کر دیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) یونیورسٹی آف سرگودھا میں انتظامی امور کے لئے کل 1648 ملازمین تعینات ہیں جن میں سے 30 فیصد کنٹریکٹ جبکہ صرف 47 ملازمین ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں۔

یونیورسٹی آف سرگودھا میں بوقت ضرورت افراد کو کنٹریکٹ / ڈیلی ویجز پر مخصوص عرصہ کے لئے تعینات کیا جاتا ہے۔

(ب) یونیورسٹی آف سرگودھا میں کنٹریکٹ پر بھرتیاں Contract Appointment Statutes 2005 جو کہ گورنر / چانسلر سے منظور شدہ ہے، کے قواعد وضوابط کے تحت کی جاتی ہیں۔ قوانین کے تحت کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے کی کوئی شق نہ ہے تاہم یونیورسٹی ضرورت کے مطابق وقتاً فوقتاً بھرتیوں کے لئے اشتہارات شائع کرتی رہتی ہے جن پر یونیورسٹی میں پہلے سے موجود کنٹریکٹ یا ڈیلی ویجز پر کام کرنے والے ملازمین کو مکمل موقع مہیا کیا جاتا ہے۔

مستقبل قریب میں بھی اشتہار شائع کیا جائے گا جس کے تحت موجودہ کنٹریکٹ / ڈیلی ویجز ملازمین درخواست جمع کروانے اور مقابلہ میں شرکت کرنے کے حق بجانب ہوں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سرگودھا یونیورسٹی میں 1648 ملازمین ہیں جس میں سے کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز دیکھے جائیں تو 77 فیصد ملازمین ڈیلی ویجز اور کنٹریکٹ پر ہیں۔ میں نے request یہ کی ہوئی تھی کہ کیا ان ملازمین کو ریگولر کیا جا رہا ہے کیونکہ پنجاب حکومت کی پالیسی تو ہے اور کافی ملازمین ریگولر بھی ہوئے ہیں لیکن انہوں نے کہا ہے کہ گورنر صاحب نے منظوری نہیں دی اور وہ قواعد وضوابط کے مطابق نہیں ہیں۔ یہ بتایا جائے کہ 77 فیصد ملازمین کو کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز پر کیوں رکھا گیا؟ بہتر طریقہ تو یہ تھا کہ انہیں ریگولر basis پر بھرتی کیا جاتا تو کیا وجوہات ہیں کہ 77 فیصد ملازمین کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز پر ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! I don't know کہ ان کے پاس جواب کیا ہے؟ سوال یہ ہے کہ کیا سرگودھا یونیورسٹی میں ملازمین گزشتہ کئی سالوں سے

کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں جس کا جواب یہ ہے کہ یونیورسٹی آف سرگودھا میں انتظامی امور کے لئے کل 1648 ملازمین تعینات ہیں جن میں سے 30 فیصد کنٹریکٹ اور 47 ملازمین ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں تو 47 فیصد نہیں ہیں بلکہ 47 ملازمین ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! 30 فیصد ملازمین بھی تو بہت بڑی تعداد ہے جو کہ 494 تقریباً بن جاتے ہیں تو کیا وجوہات ہیں کہ 30 فیصد ملازمین کو ڈیلی ویجز اور کنٹریکٹ پر رکھا جا رہا ہے؟ ان کا پہلے اشتہار کیوں نہیں دیا گیا، پہلے انہیں کیوں نہیں ریگولر بھرتی کیا گیا، اتنے ملازمین کو کس بنیاد پر رکھا گیا ہے، کیا طریق کار ہے، انہوں نے اپنی hiring کی ہے، وی سی صاحب نے اپنی مرضی کے لوگ رکھے ہیں یا اس میں کیا چیز ہے تو یہ چیز تو دیکھنے والی ہے کہ 30 فیصد ملازمین کو ایسے کیوں رکھا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں انہیں تھوڑا سا بتانا چاہوں گی کہ یونیورسٹی آف سرگودھا میں کنٹریکٹ پر بھرتیاں Contract Appointment Statutes 2005 جو کہ گورنر / چانسلر سے منظور شدہ ہے، کے قواعد و ضوابط کے تحت کی جاتی ہیں۔ قوانین کے تحت کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے کی کوئی شق نہ ہے تاہم یونیورسٹی ضرورت کے مطابق وقتاً فوقتاً بھرتیوں کے لئے اشتہارات شائع کرتی رہتی ہے جن پر یونیورسٹی میں پہلے سے موجود کنٹریکٹ یا ڈیلی ویجز پر کام کرنے والے ملازمین کو مکمل موقع مہیا کیا جاتا ہے کہ وہ اس permanent post کے لئے apply کر سکیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! وہ موقع تو دیا جاتا ہے لیکن میرا سوال یہ ہے کہ 30 فیصد ملازمین کیوں کنٹریکٹ یا ڈیلی ویجز پر رکھے گئے، کیا وجوہات تھیں؟ یہ بھی بتایا جائے کہ 30 فیصد ملازمین میں کون کون ہیں، ان میں مالی ہیں، چوکیدار ہیں، لیکچرارز ہیں یا کون لوگ ہیں؟ چیز تو یہ پوچھنے والی ہے وہ تو انہوں نے جواب دیا ہوا ہے کہ ہم انہیں موقع دیتے ہیں لیکن موقع دینے سے مراد کیا ان کو اضافی نمبر دیئے جاتے ہیں، ان کو کیسے preference دی جاتی ہے اور 30 فیصد ملازمین کنٹریکٹ یا ڈیلی ویجز پر رکھنے کا تُک کیا بنتا ہے کہ ایک ادارے میں 30 فیصد ملازمین آپ کنٹریکٹ یا ڈیلی ویجز پر رکھ رہے ہیں؟ بعد میں کہہ رہے ہیں کہ ان کو ہم ریگولر نہیں کر سکتے تو کیا بہتر نہیں تھا کہ پہلے ہی انہیں مکمل قواعد و ضوابط کے تحت اخبار میں اشتہار دے کر اور جو normal طریقہ ہے اس کے مطابق رکھا جاتا؟

اب انہیں موقع فراہم کرنے سے بہتر نہیں کہ پہلے ہی آپ قواعد وضوابط کے مطابق رکھیں تو کیا وجوہات ہیں اور وہ کون لوگ ہیں یعنی وہ لیکچررز ہیں، پروفیسرز ہیں یامالی اور چوکیدار ہیں؟

جناب سپیکر: معزز ممبر یہ پوچھ رہے ہیں کہ آپ نے جو ملازمین ڈیلی ویجز پر رکھے ہوئے ہیں وہ کس گریڈ کے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میرے پاس ملازمین کی مکمل لسٹ موجود ہے جو ڈیلی ویجز پر اور کنٹریکٹ پر 30 فیصد ملازمین رکھے گئے ہیں۔ ڈیلی ویجز پر گریڈ 1 سے 4 تک کے چھوٹے سٹاف کو ہی رکھا جاتا ہے جن میں زیادہ تر سٹور کیپر، ڈیٹا انٹری آپریٹرز، لیب ٹیکنیشنز، جونیئر کلرک، سیلز مین، شاپ بوائز، ڈرائیورز، لین مین، مڈ وائف، گراونڈ مین، Library Attendant اور اس طرح کی jobs ہیں۔ لیکچرار یا پروفیسرز ڈیلی ویجز پر نہیں ہیں۔ جو ملازمین کنٹریکٹ پر رکھے جاتے ہیں وہ syndicate کی approval کے بعد رکھے جاتے ہیں اور syndicate allow کرتا ہے کہ کنٹریکٹ پر ملازمین کو بھرتی کر لیں اُس کے بعد اُن ملازمین کے لئے پوری opportunity موجود ہوتی ہے جب یونیورسٹی کی طرف سے اخبار میں اشتہار آتا ہے وہ اُس پر ریگولر بھرتی کے لئے apply کریں اور یونیورسٹی کے ریگولر employees بن جائیں۔

جناب سپیکر: جی، چیمہ صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ لکھتے ہیں کہ باقاعدہ ملازمین کو مکمل موقع مہیا کیا جاتا ہے تو مکمل موقع اگر وہ ملازمین نہ بھی ہوں تب بھی اُن کو مل سکتا ہے تو مکمل موقع مہیا کرنے کے لئے اُن کو کوئی خاص اضافی نمبر دیئے جاتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میرٹ پر بھرتی کی جاتی ہے لیکن جو موقع مہیا کیا جاتا ہے since they are on contract وہ open competition ہوتا ہے اُس میں وہ آتے ہیں لیکن جن کا کام کا تجربہ ہوتا ہے وہ of course ہر ملازمت میں count کیا جاتا ہے specially جو teaching posts ہوتی ہیں کہ اُن کا اتنا پڑھانے کا تجربہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ شمیلہ اسلم کا ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! on her behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! سوال نمبر 8847 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

وہاڑی: گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج فار بوائز میں اسامیوں اور بسوں سے متعلقہ تفصیلات

*8847: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج فار بوائز وہاڑی میں منظور شدہ اسامیاں کون کون سے مضامین کی کتنی کتنی ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کالج ہذا میں موجود نان ٹیچنگ سٹاف کی تفصیل نیز خالی اسامیوں کی عہدہ وار تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا مذکورہ کالج کے طلباء کو پک اینڈ ڈراپ فراہم کرنے کے لئے حکومت کی جانب سے بسیں فراہم کی گئی ہیں تو کتنی؟

(د) مذکورہ کالج میں طلباء کی کل تعداد کتنی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج فار بوائز وہاڑی میں مضامین وار منظور شدہ، اسامیاں اور خالی اسامیوں کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

اسامی کا نام	منظور شدہ اسامیاں (Sanctioned)	پُر اسامیاں (Working)	خالی اسامیاں (Vacant)
لائبریرین	1	0	1
سپرنٹنڈنٹ	1	1	0
ہیڈ کلرک	1	0	1
اکاؤنٹنٹ	1	0	1
سینئر کلرک	2	2	0
جونیئر کلرک	7	5	2
لائبریری کلرک	1	1	0
سینئر لیکچرار اسسٹنٹ	1	1	0

لیکچرار اسسٹنٹ	8	0	8
لیبارٹری اٹینڈنٹ	6	6	0
بیلدار	1	1	0
نائب قاصد	1	1	0
چوکیدار	18	16	2
واٹر مین	1	1	0
خاکروب	1	1	0
ٹوٹل	60	46	14

(ج) جی ہاں! ایک بس طلباء کو پک اینڈ ڈراپ کرنے کے لئے موجود ہے۔

(د) کل تعداد 3156 ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ کون کون سے مضامین میں کتنی کتنی اسامیاں خالی ہیں تو اس میں یہ تفصیل نہیں بتائی گئی کہ لیکچرار، اسسٹنٹ پروفیسرز اور پروفیسرز کی کتنی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ان کی جتنی sanctioned اسامیاں ہیں، جو working اور vacant ہیں اس کی تفصیل میرے پاس موجود ہے وہ میں ان کو دے دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: ثاقب خورشید صاحب! معافی چاہتا ہوں ایک اہم بات آگئی تھی جس کی وجہ سے میں آپ کا سوال مکمل نہیں سن پایا۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کیا پوچھ رہے ہیں، اب بتائیں کون سے جز پر ہیں؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! جز (الف) منظور شدہ اسامیاں کون کون سے مضامین کی ہیں اور کن کن categories کی ہیں لیکچرار کتنے ہیں؟

جناب سپیکر: اس کی مکمل تفصیل بتائی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جواب میں پوری تفصیل موجود ہے اردو کی nine sanctioned posts ہیں اور پُر اسامیاں پانچ ہیں، چار خالی ہیں،

انگلش کی پندرہ اسامیاں ہیں اور پُر اسامیاں گیارہ ہیں چار خالی اسامیاں ہیں، اسلامیات کی چھ اسامیاں ہیں دو اسامیاں پر ہیں۔۔۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! میں نے مضامین کی اسامیاں نہیں پوچھیں میں نے یہ پوچھا ہے کہ لیکچرار کی کتنی اسامیاں خالی ہیں، اسسٹنٹ پروفیسرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں اور پروفیسرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

جناب سپیکر: آپ کے سامنے لکھا ہوا جواب نہیں آیا؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! یہ جواب میرے پاس ہے لیکن اس میں یہ اسامیاں نہیں اُس میں صرف ٹوٹل اسامیاں لکھی ہوئی ہیں اس میں category wise نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس میں ساری تفصیل بتائی ہوئی ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! category wise بتائیں مثال کے طور پر یہ بتائیں اردو کے لیکچرار کی کتنی اسامیاں خالی ہیں۔ انہوں نے چار خالی اسامیوں کا بتایا ہے لیکچرار کی کتنی اسامیاں خالی ہیں، اسسٹنٹ پروفیسر کی کتنی اسامیاں خالی ہیں اور پروفیسرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس وقت ان کی گریڈ وار details موجود نہیں ہیں subject wise موجود ہیں معزز ممبر کو گریڈ وار detail مہیا کر دوں گی۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان کے مطابق 82 سیٹیں ہیں اُس میں سے 49 اسامیاں پر ہیں اور 33 اسامیاں خالی ہیں۔ یہ 33 اسامیاں کیوں خالی ہیں؟ اردو ایک اہم subject ہے اُس کی چار اسامیاں خالی ہیں، انگلش کی چار اسامیاں خالی ہیں، اسلامیات کی چار اسامیاں خالی ہیں، بیالوجی کی دو اسامیاں ہیں اور ایک اسامی خالی ہے۔ وہاں کیا پڑھایا جاتا ہے؟ جو اہم مضامین ہیں اُن کی سیٹیں خالی ہیں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کا پوسٹ گریجویٹ کالج ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو بتانا چاہتی ہوں جو سیٹیں خالی ہیں اُن کو بھی CTIs کے ذریعے وہاں پر ٹیچرز کی کمی کو پورا کیا جاتا ہے جو وہاں پر باقاعدہ ٹیچرز پڑھا رہے ہوتے ہیں وہاں پر تعلیم کا حرج نہیں ہو رہا ہوتا اور جو سیٹیں خالی ہیں اُن کو پر کرنے کے لئے دو option ہیں ایک پبلک سروس کمیشن اور دوسرا کوئی ٹرانسفر کروا کر جائے۔ پبلک

سروس کمیشن کے لئے محکمہ نے چیف منسٹر کو سمری بھیج دی ہے وہ جیسے ہی approved ہو کر آتی ہے تو اُس پر ہم پبلک سروس کمیشن کو requisition بھیج دیں گے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ بتائیں جو 33 اسامیاں خالی ہیں اُن کے لئے انہوں نے پبلک سروس کمیشن کو تحرک کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! 3271 posts کی سمری چیف منسٹر کے پاس جا چکی ہے وہ وہاں سے approve ہو کر آئے گی تو اُسے پبلک سروس کمیشن کو بھیجیں گے اور محکمے کی assessment کے مطابق جو request posts کی گئی ہیں اُن کو پُر کریں گے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! ensure کریں کہ یہ وہاڑی کی 33 اسامیاں اُس میں شامل ہوں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! ہماری طرف سے پوری کوشش ہو گی کہ وہاڑی کی 33 posts definitely fill ہوں لیکن جو ٹیچرز passout ہوتے ہیں جو پبلک سروس کمیشن سے recommend ہوتے ہیں وہ اپنی choices خود بھی دیتے ہیں جہاں وہ جانا چاہتے ہیں ہم نے یہ 3271 posts اسی لئے request کی ہیں کہ جو فی الحال جتنی خالی پوسٹ ہیں اُن کو ہم پبلک سروس کمیشن کے through fill کروالیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! اس کے جز (ب) میں چھوٹے سٹاف درجہ چہارم کی تفصیل بتائی گئی ہے۔ لائبریرین کی ایک سیٹ ہے جو کہ خالی ہے کیا لائبریری لائبریرین کے بغیر چلتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! لائبریرین کی جو اسامی خالی ہے وہ جو ہماری اگلی بھرتیاں ہیں اُس میں شامل ہو گی لیکن وہاں پر جو ٹیچرز ہوتے ہیں اُن کی duties divide کی جاتی ہیں جو لائبریری کو بھی lookafter کرتے ہیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! اکاؤنٹنٹ کی سیٹ کسی بھی ادارے کے لئے بڑی اہم سیٹ ہوتی ہے وہ ایک سیٹ ہے وہ بھی خالی ہے کیا اکاؤنٹنٹ کے بغیر کالج چل رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! جناب سپیکر! جہاں پر کوئی gap ہوتا اُس کا arrangement کیا جاتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ معزز ممبر کو بھی پتا ہے کہ کس طرح کام چلایا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ advertise ہو چکی ہیں میرے پاس ان بھرتیوں کا اخبار کا اشتہار بھی موجود ہے we are hopeful Insha Allah within next months scale 1 to 4 کی بھرتیاں مکمل ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: گرمیوں کی چھٹیوں میں مکمل ہو جائیں گی۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! سوال کے جز(ج) میں پوچھا گیا ہے کہ ہمارے کالج میں کتنی بسیں ہیں انہوں نے جواب دیا ہے کہ ایک بس ہے اُس بس کا نمبر بتایا جائے وہاں تو کوئی بس نہیں ہے، یہ کیوں کہہ رہے ہیں کہ pick and drop کے لئے ہماری ایک بس موجود ہے؟ یہ ایوان میں غلط بیانی کی گئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! وہاں پر جو ہمارے ڈائریکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹر ہیں اُن کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ کالج میں ایک بس ہے جو pick and drop کی سہولت مہیا کر رہی ہے اگر وہاں پر بس نہیں ہے جیسے معزز ممبر کہہ رہے ہیں تو اس کو strictly check کریں گے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! اگر انہوں نے غلط جواب دیا ہے تو اس کا نوٹس لیں اور منسٹر صاحب کو بتائیں کہ اس کی تحقیق کر کے ایوان کو رپورٹ پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے معزز ممبر کو بھی اور ایوان کو بھی بتائیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا بھی اسی سلسلے میں سوال ہے۔

جناب سپیکر: کس سلسلے پر کون سے جز پر بتائیں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ بڑا اہم (جز) ہے۔

جناب سپیکر: کون سا جز ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! جز(ب) ہے یہاں پر لکھا ہوا ہے چوکیدار کی اٹھارہ اسامیاں ہیں سولہ پر ہیں اور دو اسامیاں خالی ہیں لیکچرار اور اسسٹنٹ لیکچرار صفر، اکاؤنٹنٹ صفر، پروفیسر صفر، اٹھارہ چوکیدار اس کالج میں کیا کر رہے ہیں وہاں پر کون سا خزانہ دبا ہوا ہے؟ جس کے لئے آپ کو اٹھارہ چوکیدار چاہئیں؟

جناب سپیکر: وہ سارے کالجوں کے لئے ہوں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! وہاں پر 18 چوکیدار کون سے خزانے کو guard کر رہے ہیں؟ لائبریرین ہے، نہیں چلو کتابیں تو خزانہ ہوتی ہیں ان کی حفاظت کے لئے انہیں رکھ لیں۔ یہ یہاں پر کیا کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: ان کے گیٹ زیادہ ہوں گے اس لئے اتنے چوکیدار رکھے ہوں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ تعلیمی ادارہ ہے مجھ سے پہلے جو معزز ممبر بات کر رہے تھے ان کی بات صحیح ہے کہ وہاں کوئی بس تو ہے نہیں پھر وہاں کے گیٹ سے آنا کس نے ہے اور کیا لوٹ کر لے جانا ہے؟

جناب سپیکر: وہ بلڈنگ بڑی ہو گی اس لئے زیادہ چوکیدار ہوں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جو sanction posts ہیں وہی یہاں پر mention کی گئی ہیں۔ جو انہوں نے بات کی ہے کہ وہاں پر اساتذہ موجود نہیں ہیں تو اساتذہ کی جو vacant posts ہیں ان کی سمری جا چکی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اساتذہ کی بات نہیں ہو رہی ہے وہ اٹھارہ چوکیدار کی بات پوچھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں اس کو چیک کر لیتی ہوں۔ میرے پاس چوکیدار کی منظور شدہ اسامیاں تین ہیں اور پُر بھی تین ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہاں جواب میں اٹھارہ چوکیدار لکھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: میرے پاس بھی اٹھارہ ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میرے پاس چوکیدار کی تعداد تین لکھی ہوئی ہے اور میں یہ کاپی دکھا سکتی ہوں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!اس ایوان کی یہ عزت ہے کہ تین کو اٹھارہ کر دیا جائے، کیا پورے ایوان کو گمراہ کیا جا رہا ہے ؟آپ کا اور پورے ایوان کا ٹائم ضائع ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!آپ سوال پڑھیں میرے پاس چوکیدار کی تعداد اٹھارہ لکھی ہوئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میرے پاس جو کاپی ہے اس پر تین چوکیدار لکھے ہوئے ہیں میں یہ کاپی آپ کو provide کر دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: یہ clerical mistake ہو گی، پھر اس کا کیا کیا جائے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر!یہ شاید misprint نہ ہو میرے پاس تین لکھے ہوئے ہیں میں کاپی provide کر سکتی ہوں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!وہ بس بھی ڈھونڈی جائے وہ کہیں ان چوکیداروں کو نہ drop کرتی ہو۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میرے پاس جو exact answer ہے وہ میں بتا رہی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میرے پاس جو آپ کا ریکارڈ ہے اس کے مطابق چوکیدار کی تعداد 18 ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر!یہ شاید printing کی mistake ہو گئی ہو گی لیکن میرے پاس جو جواب ہے اس میں تعداد تین ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، یہ printing کی mistake ہے۔ اگلا سوال نمبر 8908 جناب شہزاد منشی کا ہے اس سوال کا جواب نہیں آیا لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اور آئندہ جب اس محکمے کی باری آئے گی تو منسٹر صاحب بتائیں گے کہ اس سوال کا جواب prescribed time میں کیوں نہیں آیا؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!آپ ان سے پوچھیں تو سہی کہ اس کا جواب کیوں نہیں آیا؟

جناب سپیکر: وہ انکوائری کر کے ایوان کو جواب دیں گے۔ اگلا سوال نمبر 8918 محترمہ تمکین اختر نیازی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8460 تھا کیا میں اس سوال کو take up کر لوں؟

جناب سپیکر: اس کا کیا کرنا ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8460 تھا اور اس میں چھٹی نمبر 5643 مہیا کی گئی ہے جس میں رجسٹرار نے ان کو کہا ہے کہ میں آپ کو allow conditionally کر سکتا ہوں۔ اس کے بعد گورنمنٹ نے جز (ج) میں جواب لکھ کر بھیجا ہے SOP31-175/2002 جس میں محکمہ کہتا ہے کہ پنجاب حکومت نے کمپیوٹر لیب sanction کی ہے۔ میں اسی کے اندر سے آپ کو پیرا گراف پڑھ کر سناتا ہوں۔ اس کی کاپی میں نے آپ کو بھی provide کی ہوئی ہے آپ دیکھ لیں اس کا صفحہ نمبر 3 ہے۔

Order No. SOP31-175/2002(14): Governor of the Punjab is pleased to sanction and release an amount of Rs. 1.5 million in anticipation of divisions of funds through supplementary grant during the current financial year 2007-8 for establishment of computer lab in Government PST Post-graduate College in NA-94 Toba Tek Singh 3, district Toba Tek Singh against an equalent receipts of funds from the federal government Higher Education Department.

یہ پیسے پنجاب گورنمنٹ نے کب دیئے ہیں یہ تو فیڈرل گورنمنٹ نے این اے۔94 کے لئے دیئے ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ پنجاب گورنمنٹ کے پیسے کہاں سے آ گئے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ گورنمنٹ کے پیسے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہے کہ یہ گرانٹ پنجاب گورنمنٹ نے دی ہے اور اس آرڈر کے اندر لکھا ہوا ہے کہ یہ گرانٹ فیڈرل گورنمنٹ نے این اے۔94 کے لئے دی ہے۔ اگر این اے۔94 صوبے کی سیٹ ہے تو مجھے بتا دیں اور اگر یہ وفاق کی سیٹ ہے اور وفاق نے اس کے لئے فنڈز release کئے ہیں تو محکمے نے یہاں پر صوبے کا ذکر کیوں کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! میں تو پہلے ان سے یہ request کروں گی کہ یہ کاپی مجھے واپس کر دیں کیونکہ میرا جواب وہی تھا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! محکمے کو چاہئے کہ وہ ان کو کاپی provide کرے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! اس کی فوٹو کاپی کرا لیں۔

جناب سپیکر: ہم اس سوال کو pending کرتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ سوال pending نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کیا کرتے ہیں، بات کیسے کرتے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ کاپی میں نے تو نہیں لے کر آنی ہے۔

جناب سپیکر: وہ اس کا پوری طرح سے جواب لے کر آئیں گے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! محکمہ نے مکمل جھوٹ لکھا ہے۔

جناب سپیکر: اب ٹائم ختم ہو گیا ہے اور اس سوال کو pending کر دیا گیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جب ایک معزز ممبر کے پاس documentary evidence بھی ہیں تو اس کو snub کرنے کی بجائے منسٹر یا پارلیمانی سیکرٹری کو کہیں کہ اس کا جواب لے کر آئیں۔

جناب سپیکر: لیڈر آف دی اپوزیشن کی بات مانتے ہیں اور اس سوال نمبر 8460 کو Monday تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

یونیورسٹی آف سرگودھا کے لاہور کیمپس میں ایم فل کی کلاسز میں داخلہ سے متعلقہ تفصیلات

*8538: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) یونیورسٹی آف سرگودھا کے سب کیمپس لاہور میں امسال ایم فل کلاسز کے لئے کس شعبہ میں کتنے کتنے ایڈمشن کئے گئے ہیں تفصیلات پیش کی جائیں؟

(ب) سب کیمپس لاہور میں ایم فل ایجوکیشن کی کلاس کو پڑھانے کے لئے کتنے پی ایچ ڈی پروفیسرز کی خدمات حاصل کی گئی ہیں ان میں سے کتنے کل وقتی اور کتنے جزوقتی خدمات فراہم کر رہے ہیں ان کے نام اور عہدے کے ساتھ تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) یونیورسٹی آف سرگودھا، سب کیمپس، لاہور میں امسال ایم فل کلاسز کے لئے کسی شعبہ میں کوئی ایڈمشن نہیں کیا گیا۔

(ب) ایجوکیشن کا لاہور سب کیمپس میں نہ تو شعبہ موجود ہے اور نہ ہی امسال ایم فل ایجوکیشن میں کوئی ایڈمشن کیا گیا ہے۔

محکمہ تعلیم میں لیکچرار کو مستقل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*8699: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ 2009 میں بھرتی ہونے والے 955 لیکچرارز کو 4۔ جنوری 2013 کو ریگولر کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمانہ غفلت کی وجہ سے 66 لیکچرارز کو اس تاریخ میں ریگولر نہ کیا گیا جبکہ بعد میں ان 66 لیکچرارز کا نوٹیفکیشن پہلے والے نمبر کے مطابق نکال دیا گیا لیکن اس پر کوئی تاریخ واضح نہ ڈالی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس غفلت کی وجہ سے مذکورہ 66 لیکچررز کی سالانہ ترقی 2013 نہ لگ سکی؟

(د) کیا محکمہ ہائر ایجوکیشن ان 66 لیکچررز کی دادرسی کے لئے کوئی تصحیح شدہ نوٹیفکیشن جاری کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو نوٹیفکیشن کب تک جاری کیا جائے گا؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ 2009 میں بھرتی ہونے والے 955 لیکچرارز کو 5۔ جنوری 2013 کو ریگولر کیا تھا۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہیں کہ یہ 66 لیکچررز محکمانہ غفلت کی وجہ سے ریگولر نہ کئے جا سکے بلکہ محکمہ ریگولیشن نے پڑتال کے دوران ان لیکچرارز کے کوائف نامکمل ہونے کی وجہ سے ان کی ریگولر کی سفارش نہ کی جس کو مجاز اتھارٹی نے من وعن منظور کر لیا۔ ان کی ریگولائزیشن مندرجہ ذیل کاغذات کی عدم دستیابی کی وجہ سے نہ ہو سکی:

1. پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سفارشات
2. تعیناتی کی پیشکش
3. تعیناتی کا محکمانہ پہلا حکم نامہ
4. کارکردگی کی رپورٹ
5. اسامی سروس قوانین۔

تاہم محکمہ ہائر ایجوکیشن نے ان 66 لیکچرارز کے کوائف مکمل کرنے کے بعد ریگولائزیشن کی سمری از سرنو ارسال کی جس کی منظوری کے بعد نوٹیفکیشن مورخہ 4۔ جولائی 2013 جاری کر دیا گیا۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سالانہ ترقی کے لئے چھ ماہ سروس درکار ہوتی ہے تاہم ان 66 لیکچرارز کی مورخہ 4۔ جولائی 2013 ریگولر ہونے کی وجہ سے سالانہ ترقی نہ لگ سکی۔

(د) محکمہ کی طرف سے ان 66 لیکچرارز کی دادرسی کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب کو سمری مورخہ 14.04.2017 کو ارسال کر دی گئی ہے۔

ہائر ایجوکیشن کے کالجز میں اساتذہ کی اپ گریڈیشن اور ٹائم سکیل سے متعلقہ تفصیلات

*8700: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کالجز اساتذہ کی اپ گریڈیشن / ٹائم سکیل پے پروٹیکشن وغیرہ کے مسائل حل کرنے کے لئے صوبائی سطح پر کمیٹی تشکیل دی گئی تھی اس کمیٹی نے پندرہ دنوں میں تمام مسائل حل کر دینے کا وعدہ کیا تھا؟ اس کمیٹی کو تشکیل دیئے جانے کی کیا تاریخ تھی اور اس نے اب تک کیا کام کیا؟

(ب) کیا حکومت کالجز اساتذہ کے کنٹریکٹ سروس کے عرصہ کو سروس میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جبکہ عدالت عالیہ لاہور نے کنٹریکٹ ملازمت کے عرصہ کو سروس میں شامل کرنے کا حکم دے رکھا ہے؟

(ج) کیا حکومت پے پروٹیکشن نہ دے کر ایک تاریخی اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ پے پروٹیکشن نہ ملنے کی وجہ سے 2002۔2005۔2009 اور 2012 میں بھرتی ہونے والے لیکچررز کی سالانہ ترقی متاثر ہوئی ہے اور اساتذہ میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) جی ہاں! کالجز اساتذہ کی اپ گریڈیشن، ٹائم سکیل اور پے پروٹیکشن وغیرہ کے مسائل حل کرنے کے لئے صوبائی سطح پر کمیٹی تشکیل دی ہے جس کا اجلاس 21۔ فروری 2017 کو ہوا۔ منٹس آف میٹنگ (بتاریخ 24.03.2017) کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور اس میں فیصلہ ہوا کہ بہت جلد ہی سفارشات وزیر اعلیٰ پنجاب کو منظوری کے لئے بھیجی جائیں گی۔

(ب) عدالت کی طرف سے تاحال ایسے کوئی احکامات ڈیپارٹمنٹ کو موصول نہیں ہوئے اور نہ ہی ایسی کوئی تجویز زیر غور ہے۔

(ج) اس سلسلے میں ڈپٹی سیکرٹری (بجٹ) کو ہدایات دی گئیں ہیں کہ اسٹیبلشمنٹ ونگ کی معاونت سے اپنی سفارشات جلد از جلد تیار کریں تاکہ منظوری کے لئے وزیر اعلیٰ کو بھجوائی جا سکیں۔

(د) پے پروٹیکشن کا معاملہ لاہور ہائی کورٹ، لاہور میں مختلف رٹ پٹیشنز کے حوالے سے زیر بحث ہے۔

میانوالی گورنمنٹ کالج برائے خواتین میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8918: محترمہ تمکین اختر نیازی: کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

میانوالی شہر میں واقع گورنمنٹ کالج برائے خواتین میں کیمسٹری کی سیٹ پچھلے چار سال سے خالی ہے اس کی وجہ بیان کی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

گورنمنٹ کالج برائے خواتین میں کیمسٹری کی دو سیٹیں سنکشنڈ ہیں۔ جن میں ایک لیکچرار اور ایک اسسٹنٹ پروفیسر کی سیٹ ہے اور یہ دونوں سیٹیں پچھلے چار سال سے خالی پڑی ہیں کیونکہ کیمسٹری کی واحد اسسٹنٹ پروفیسر جو سال 2013 میں ریٹائر ہوئیں ان کی ریٹائرمنٹ کے بعد کسی بھی نئی ٹیچر کی تعیناتی اس کالج میں نہ ہوئی۔ تاہم ہر سال کم از کم کیمسٹری کے مضمون میں دو سی ٹی آئیز بھرتی کی جاتی ہیں، جس سے کلاسوں پر اثر نہیں ہوتا اور طالبات کی پڑھائی کا نقصان نہیں ہوتا۔ امسال بھی اس کالج میں کیمسٹری کی دو سی ٹی آئیز کلاسیں پڑھا رہی ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مدینہ ٹاؤن یونیورسٹی فیصل آباد میں تعینات لیکچرار اور پروفیسر سے متعلقہ تفصیلات

1577: محترمہ مدیحہ رانا: کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مدینہ ٹاؤن یونیورسٹی فیصل آباد میں کتنے پروفیسر اور لیکچرار تعینات ہیں ان میں کتنے مستقل اور کتنے عارضی ہیں؟

(ب) کس کس سبجیکٹ کے پروفیسر تعینات ہیں اور کس کس سبجیکٹ کے پروفیسر تعینات نہیں ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین فیصل آباد میں مجموعی طور پر 293 لیکچرار اور پروفیسرز تعینات ہیں جن میں سے مستقل طور پر 233 اساتذہ جبکہ عارضی طور پر 60 اساتذہ تعینات ہیں تفصیل (Flag-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین، فیصل آباد کے شعبہ جات میں پر تعینات پروفیسرز اور خالی اسامیوں کی تفصیل(Flag-B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور پی پی۔144 میں گرلز کالج کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

1648: محترمہ نگہت شیخ: کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔144 لاہور میں ڈگری کالج فار گرلز بنانے کی غرض سے وزیر اعلیٰ کی طرف سے ایکdirectiveجاری ہو چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پی پی۔144 لاہور میں ڈگری کالج فار گرلز بنانے کی سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو ارسال کی جا چکی ہے؟

(ج) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک اس حلقہ میں ڈگری کالج فار گرلز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) جی ہاں! حلقہ پی پی۔144 لاہور میں گورنمنٹ کالج برائے خواتین درس بڑے میاں کے لئے جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے ایکdirective مورخہ 20.12.2016جاری کیا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھجوائی گئی تھی جو کہ منظور ہو کر واپس موصول ہو چکی ہے۔

(ج) مذکورہ کالج کاPC-I منظور ہو چکا ہے۔چونکہ اس کالج کے لئے مختص شدہ زمین پاکستان ریلوے کی ملکیت تھی اس لئے وہاں سے این او سی دیر سے موصول ہوا تاہم اس کالج کی تعمیر کا کام موجودہ سال میں ہی شروع کر دیا جائے گا جس کے لئے ایک خط محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو تحریر کر دیا گیا ہے تاکہ رقم کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

سیالکوٹ: گورنمنٹ گرلز کالج ڈسکہ میں پڑھائے جانے والے مضامین سے متعلقہ تفصیلات

1664: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج ڈسکہ (سیالکوٹ) اور گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج ڈسکہ میں کون کون سے مضامین بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اور یونیورسٹی آف پنجاب لاہور سے approved ہیں؟

(ب) اس وقت مذکورہ کالجز میں سے کون کون سے مضامین کی کلاسز ہو رہی ہیں اور بقیہ کی کلاسز کیوں نہیں پڑھائی جا رہیں وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج ڈسکہ میں پڑھائے جانے والے منظور شدہ مضامین درج ذیل ہیں:

انٹر: انگریزی، اردو، اسلامیات، مطالعہ پاکستان (لازمی مضامین)

ایف ایس سی (گروپ) پری میڈیکل:

فزکس، کیمسٹری، بیالوجی

پری انجینئرنگ:

فزکس، کیمسٹری، ریاضی

آئی سی ایس:

اکنامکس، ریاضی، کمپیوٹر سائنس

ایف اے:

ایجوکیشن، کمپیوٹر سائنس، سوکس، عربی، ہوم اکنامکس، اردو اعلیٰ سائیکالوجی، اسلامک ایجوکیشن، فزیکل ایجوکیشن۔

بی اے:

انگلش، مطالعہ پاکستان، اسلامیات (لازمی مضامین)

اختیاری مضامین:

اسلامیات، پولیٹیکل سائنس، اکنامکس، ایجوکیشن، سائیکالوجی، کمپیوٹر سائنس، ہوم اکنامکس، اردو (ادب)، عربی

انٹر:

انگریزی، اردو، اسلامیات، مطالعہ پاکستان۔ (لازمی مضامین)

(ب) مذکورہ کالجز میں درج ذیل مضامین کی کلاسز ہو رہی ہیں:۔

ایف ایس سی (گروپ) پری میڈیکل

فزکس، کیمسٹری، بیالوجی

پری انجینئرنگ:

فزکس، کیمسٹری، ریاضی

آئی سی ایس:

اکنامکس، ریاضی، کمپیوٹر سائنس

ایف اے:

ایجوکیشن، کمپیوٹر سائنس، سوکس، عربی، ہوم اکنامکس، اردو اعلیٰ سائیکالوجی، اسلامک ایجوکیشن، فزیکل ایجوکیشن۔

بی اے:

لازمی مضامین:

انگلش، مطالعہ پاکستان، اسلامیات

اختیاری مضامین:

اسلامیات، پولیٹیکل سائنس، اکنامکس، ایجوکیشن، سائیکالوجی، کمپیوٹر سائنس، ہوم اکنامکس، اردو (ادب)، عربی

ایم اے اسلامیات، ایم اے انگلش، ایم اے اردو

ایم اے، اردو میں کسی نے بھی داخلہ فارم جمع نہیں کروایا اس لئے ادارہ ہذا میں ایم اے اردو کی کلاسز نہیں ہو رہی ہیں۔

گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج ڈسکہ میں داخل سٹوڈنٹس سے متعلقہ تفصیلات

1665: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج ڈسکہ کے ہر سیکشن میں کتنے سٹوڈنٹس کو داخلہ دیا جاتا ہے؟

(ب) یونیورسٹی آف پنجاب کے رولز کے مطابق ایک کلاس میں کتنے سٹوڈنٹس کو داخل کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا ایک subject کے دو سیکشن بھی ہو سکتے ہیں اور کیا گرلز ڈگری کالج ڈسکہ میں کسی بھی subject میں دو سیکشن ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) کم از کم 120 طالبات فی سیکشن کے حساب سے سٹوڈنٹس کو داخلہ دیا جاتا ہے۔

کلاس	تعداد	سیکشن
فرسٹ ائر	1126	9
سیکنڈ ائر	1079	9
تھرڈ ائر	320	3
فورتھ ائر	336	3
ففتھ ائر	47	1
سکستھ ائر	48	1

(ب) یونیورسٹی آف پنجاب کے رولز کے مطابق ایک کلاس روم میں 75 طالبات کو داخل کیا جاتا ہے۔

(ج) جی ہاں! ایک subject کے دو سے زیادہ سیکشن بھی ہو سکتے ہیں۔ چند مضمون بطور مثال درج ذیل ہیں جو کہ ادارہ ہذا میں چل رہے ہیں:

انگلش، اردو، ایجوکیشن، اسلامیات اختیاری۔

کلاس	مضامین	سیکشن
فرسٹ ائر	انگلش	9
	اردو	9
	اسلامیات اختیاری	8
	ایجوکیشن	2
سیکنڈ ائر	انگلش	9
	اردو	9
	اسلامیات اختیاری	7
	ایجوکیشن	2
تھرڈ ائر	انگلش	3
	اردو	3
	اسلامیات اختیاری	2
	ایجوکیشن	2

فورتھ ائر	انگلش	3
	اردو	3
	اسلامیات اختیاری	3
	ایجوکیشن	2
ففتھ ائر	انگلش	1
	اسلامیات	1
سکستھ ائر	انگلش	1
	اسلامیات	1

راولپنڈی سینئر آفیسر کی جونیئر آفیسر کی اسامی پر تعیناتی ودیگر تفصیلات

1689: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) وقار النساء گورنمنٹ گرلز پوسٹ گریجویٹ کالج راولپنڈی میں لیکچرارز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور پروفیسرز کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ قواعد وضوابط کے مطابق کوئی بھی جونیئر سکیل کا آفیسر / ملازم سینئر گریڈ پر کام کر سکتا ہے لیکن کوئی سینئر آفیسر / ملازم، جونیئر اسامی کے گریڈ پر کام نہیں کر سکتا اور نہ ہی تنخواہ draw کرائی جاسکتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کالج میں اسلامیات کی پروفیسر جو گریڈ 20 میں ہے لیکن اس کالج میں وہ گریڈ 17 کی اسامی کے against کام کر رہی ہے جس سے صرف قواعد و ضوابط کی violation ہو رہی ہے؟

(د) کیا محکمہ مذکورہ 20 گریڈ کی پروفیسر کو جہاں بھی اس گریڈ کی اسامی موجود ہے وہاں بھیج کر یہاں گریڈ 17 کی لیکچرار تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نیز محکمے نے اس violation کے مرتکب افراد کے خلاف کیا کارروائی کی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پروفیسر نے PHD کرنے کے لئے ڈیپارٹمنٹ سے اجازت لی نہ ہی رخصت منظور کرائی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) گورنمنٹ وقارالنساء پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین، راولپنڈی میں درج ذیل اسامیاں منظور شدہ ہیں۔

1۔ لیکچرار 31

2۔ اسسٹنٹ پروفیسر 48

3۔ ایسوسی ایٹ پروفیسر 38 اور پروفیسر 3

(ب) کوئی بھی سینئر افیسر / ملازم جونیئر گریڈ کی پوسٹ پر کام نہیں کر رہا ہے۔

(ج) گورنمنٹ وقارالنساء پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین، راولپنڈی میں اسلامیات کی پروفیسر گریڈ 20 میں ہے اور گریڈ 20 کی پوسٹ پر ہی کام کر رہی ہیں۔

(د) مذکورہ پروفیسر اپنے گریڈ کی پوسٹ پر ہی کام کر رہی ہے لہٰذا قواعد و ضوابط کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے۔

(ہ) مذکورہ پروفیسر نے پی ایچ ڈی کرنے کے لئے ڈیپارٹمنٹ سے رخصت لی جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

یونیورسٹی آف سرگودھا کی گاڑیوں / بسوں سے متعلقہ تفصیلات

1745: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یونیورسٹی آف سرگودھا میں کتنی گاڑیاں اور بسیں کس مقصد کے لئے خریدی گئیں اور یہ کس کس کے زیر استعمال ہیں؟

(ب) یہ گاڑیاں کب اور کتنی لاگت سے خرید کی گئیں اور منظوری کس اتھارٹی نے دی؟

(ج) ان گاڑیوں کے سال 15۔2014 اور 16۔2015 دوران گاڑیوں کے کے پٹرول / مرمت کی مد میں کتنے کتنے اخراجات ہوئے؟

(د) ان دو سالوں کے دوران کون کون ٹرانسپورٹ آفیسر اس یونیورسٹی میں تعینات رہے؟

(ہ) ان ٹرانسپورٹ آفیسرز نے سال 15۔2014 اور 16۔2015 کے دوران گاڑیوں کی مرمت و پٹرول کی مد میں کتنی کتنی رقم خرچ کی اور کتنا کتنا ٹی اے / ڈی اے وصول کیا سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(و) ان گاڑیوں کی مرمت / پٹرول و دیگر مدات میں ہونے والے اخراجات کا پچھلے پانچ سالوں کا آڈٹ ہوا اگر ہاں تو اس کی رپورٹ پیش کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) یونیورسٹی آف سرگودھا میں کل 87 گاڑیاں ہیں جن میں زیادہ تر ٹرانسپورٹ طلباء وطالبات اور ملازمین کی آمد و رفت کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ یہ گاڑیاں یونیورسٹی کے طلباء وطالبات، تدریسی اور انتظامی عملہ کے زیر استعمال ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

- بسیں / وین وغیرہ طلباء وطالبات کی ایک کثیر تعداد کو گھروں سے یونیورسٹی اور یونیورسٹی سے گھروں میں پہنچانے میں استعمال ہوتی ہیں۔
- بسیں / وین وغیرہ طلباء وطالبات کے تفریحی اور تعلیمی دوروں کے علاوہ ہاسٹل میں مقیم طلباء وطالبات کو مقامی مارکیٹ میں لے جانے اور لانے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔
- کچھ گاڑیاں سینئر افسران کے لئے گریڈ وار سرکاری امور سرانجام دینے کے لئے الاٹ کی گئی ہیں۔
- ایمبولینس سٹوڈنٹ، اساتذہ اور عملہ کے لئے ایمرجنسی یا طبی ضرورت میں مہیا کی جاتی ہے۔
- شعبہ امتحانات میں بھی گاڑیاں مختلف اضلاع میں پیپر چھوڑنے اور واپس لانے کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔
- دوران امتحانات گاڑیاں امتحانی مراکز کے دوروں میں استعمال کی جاتی ہیں۔
- گاڑیاں مختلف فنکشنز، سلیکشن بورڈ، سنڈیکیٹ میٹنگز وغیرہ میں بھی استعمال کی جاتی ہیں۔
- کھیل اور ہم نصابی سرگرمیوں کے دوران بھی یہی گاڑیاں ڈیوٹی دیتی ہیں۔
- یونیورسٹی کے سب کیمپس اور الحاق شدہ کالج کے ایفیلیئشن دورے بھی انہی گاڑیوں میں کئے جاتے ہیں۔

(ب) جب سے یونیورسٹی کا آغاز ہوا اس وقت سے اب تک جوں جوں ملازمین اور طلباء وطالبات کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اس طرح ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے گاڑیوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ گزشتہ تقریباً چودہ سالوں میں طلباء وطالبات کی تعداد تقریباً 26000 تک ہو گئی ہے اس کے علاوہ 2000 کے قریب ملازمین ہیں ان کو صبح و شام مندرجہ بالا سہولیات / استعمال کے لئے گاڑیوں کی ضرورت پوری کرنا اہم پہلو ہے۔ گاڑیوں کی خریداری کے سلسلے میں سنڈیکیٹ میں بجٹ کی منظوری اور ضروری کارروائی کے بعد وائس چانسلر یونیورسٹی آف سرگودھا سے

منظوری لی جاتی ہے۔ ان چودہ سالوں میں 87 گاڑیوں کے خریدنے کی مد میں رقم مبلغ (بائیس کروڑ چالیس ہزار گیارہ) روپے خرچ ہوئی ہے۔

(ج) سال 15-2014 کے دوران پٹرول کی مد میں دو کروڑ تینتالیس ہزار پانچ سو پانچ روپے اور 16-2015 کے دوران ایک کروڑ چھہتر لاکھ چار ہزار ستاون روپے خرچ ہوئے جبکہ 15-2014 میں گاڑیوں کی مرمت کے لئے اڑتیس لاکھ ترپن ہزار اٹھائیس روپے اور 16-2015 میں چوہتر لاکھ تراسی ہزار پانچ سو چوون روپے خرچ ہوئے۔

مرمت کی مد میں خرچ ہونے والی رقم میں جنرل مرمت، ٹائروں کی تبدیلی، بیٹریوں کی تبدیلی، ڈینٹنگ پینٹنگ اور وقت بہ وقت ضرورت کے مطابق مرمت / دیکھ بھال کے اخراجات شامل ہیں۔

(د) ان دو سالوں میں چودھری محمد اسلم ٹرانسپورٹ آفیسر یونیورسٹی آف سرگودھا تعینات رہے۔

(ہ) اس سوال کے پہلے حصے کا جواب سوال (ج) کے جواب میں دیا جا چکا ہے۔

واضح رہے کہ ٹرانسپورٹ آفیسر نے ان دو سالوں کے دوران کوئی ٹی اے / ڈی اے وصول نہیں کیا۔

(و) گاڑیوں کی مرمت / پٹرول و دیگر مدات میں ہونے والے اخراجات کا پچھلے پانچ سالوں کا آڈٹ ہوا ہے۔ آخری آڈٹ 2016 میں ہوا ہے اور ٹرانسپورٹ آفس کا کوئی پیرا نہیں ہے

ضلع میانوالی میں محکمہ تعلیم کے کالجز سے متعلق تفصیلات

1774: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں کتنے گرلز و بوائز کالجز کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان کالجوں میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی کتنی اور کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) ان کالجوں میں بلڈنگ اور دیگر عمارات کی حالت کیسی ہے؟

(د) ان میں طالب علموں کی تعداد کالج وار بتائیں؟

(ہ) ان کے سال16-2015اور17-2016 کے بجٹ اور اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(و) حکومت ان کالجوں کی مسنگ سہولیات کب تک فراہم کرے گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف)

تعداد و نام کالج مع شہر

نمبر شمار	نام کالج
1	گورنمنٹ ڈگری کالج عیسیٰ خیل
2	گورنمنٹ کالج برائے خواتین عیسیٰ خیل
3	گورنمنٹ ڈگری کالج کالاباغ
4	گورنمنٹ کالج برائے خواتین کمر مشانی
5	گورنمنٹ کامرس کالج عیسیٰ خیل
6	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج میانوالی
7	گورنمنٹ کالج برائے خواتین میانوالی
8	گورنمنٹ ڈگری کالج کندیاں
9	گورنمنٹ ڈگری کالج بن حافظ جی
10	گورنمنٹ کالج برائے خواتین موسیٰ خیل
11	گورنمنٹ کالج برائے خواتین واں بھچراں
12	گورنمنٹ کالج برائے خواتین داؤد خیل
13	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس فار وومین میانوالی
14	گورنمنٹ کامرس کالج میانوالی

(ب) ضلع میانوالی کے کالجوں کی خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع میانوالی کے کل اٹھارہ کالجز میں سے سات کالجز کی عمارتیں پرانی ہیں جن کی محکمہ ہائر ایجوکیشن کی طرف سے سالانہ مرمت باقاعدگی سے کی جاتی ہے۔گیارہ نئے کالجز ہیں جن کی عمارتیں بھی نئی ہیں۔تاحال ان کالجوں میں کوئی تعمیراتی یا مرمت کا مسئلہ درپیش نہ ہے ان کالجوں میں مزید توسیع کے لئے محکمہ ہائر ایجوکیشن کی جانب سے وقتاً فوقتاً ذیلی دفاتر سے تفصیلات کی طلب کی جاتی ہیں۔اور ان کے لئے محکمانہ سطح پر توسیع کے اقدامات کئے جاتے ہیں۔

(د)

کالج وار طلباء کی تعداد

نمبر شمار	نام کالج	تعداد
1	گورنمنٹ ڈگری کالج عیسیٰ خیل	236
2	گورنمنٹ کالج برائے خواتین عیسیٰ خیل	394
3	گورنمنٹ ڈگری کالج کالاباغ	155
4	گورنمنٹ کالج برائے خواتین کمرمشانی	480
5	گورنمنٹ کامرس کالج عیسیٰ خیل	111
6	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج میانوالی	1348
7	گورنمنٹ کالج برائے خواتین میانوالی	1914
8	گورنمنٹ ڈگری کالج کندیاں	112
9	گورنمنٹ ڈگری کالج بن حافظ جی	122
10	گورنمنٹ کالج برائے خواتین موسیٰ خیل	274
11	گورنمنٹ کالج برائے خواتین واں بھچراں	369
12	گورنمنٹ کالج برائے خواتین داؤد خیل	362
13	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس فار وومن میانوالی	26
14	گورنمنٹ کامرس کالج میانوالی	462
15	گورنمنٹ کالج برائے خواتین موچھ	85
16	گورنمنٹ کالج لیاقت آباد	376

(ہ) جز(ہ) کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) تمام کالجز کو بلڈنگ کی اضافی سہولیات یکمشت فراہم کرنا آسان نہ ہے کیونکہ اضافی بلڈنگز کی تعمیر کے لئے خطیر رقم درکار ہوتی ہے۔ جس کا سر دست بندوبست کرنا محکمہ کے لئے آسان نہ ہے۔ تاہم جہاں انتہائی ضرورت درپیش ہوتی ہے۔ محکمہ مناسب رقوم مختص کرکے اضافی سہولیات باہم فراہم کرنے کی سعی کرتا ہے، اس طرح گاہے بگاہے مختلف کالجوں کو ضرورت کے مطابق بلڈنگز کی اضافی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں لہٰذا رپورٹ پیش خدمت ہے۔

حلقہ پی پی۔200 میں کالجز سے متعلقہ تفصیلات

1801: جناب شوکت حیات خان بوسن: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔200 ملتان میں کتنے کالجز لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے ہیں؟

(ب) حلقہ پی پی۔200 ملتان میں نئے بنائے گئے کالجز میں کلاسز کا اجراء کب ہوگا؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) حلقہ پی پی۔200 ملتان میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے کوئی کالج نہ ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔200 ملتان میں ایک گرلز کالج کی منظوری دی ہے جس کی عمارت زیر تعمیر ہے اور تعمیر مکمل ہونے پر حکومت پنجاب کی طرف سے کالج میں کلاسز کا فوری اجراء کر دیا جائے گا۔

ڈیرہ غازی خان میں گرلز کالجز کے لئے ٹرانسپورٹ سے متعلقہ تفصیلات

1805: محترمہ نجمہ بیگم: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

ڈیرہ غازی خان میں گرلز کالجز کے لئے ٹرانسپورٹ کی سہولت ہے تو کتنی بسیں چل رہی ہیں تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

ڈیرہ غازی خان میں مندرجہ ذیل گرلز کالجز میں ٹرانسپورٹ کی سہولت موجود اور فعال ہے۔

نمبر شمار	نام کالج	تعداد
1	گورنمنٹ گرلز کالج ماڈل ٹاؤن	01
2	گورنمنٹ گرلز کالج چوٹی زیریں	01
3	گورنمنٹ گرلز کالج تونسہ شریف	02
4	گورنمنٹ گرلز کالج کوٹ قیصرانی	01
5	گورنمنٹ گرلز کالج ڈیرہ غازی خان	02

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: محترمہ! پہلے میں بھٹی صاحب کو اجازت دوں گا کیونکہ وہ بڑی دیر سے انتظار کر رہے ہیں ان کے بعد آپ کی باری آئے گی۔ بھٹی صاحب! ابھی رپورٹیں پیش ہونی ہیں میں آپ کو اس کے بعد ٹائم دیتا ہوں۔ جناب عبدالرؤف مغل مجلس قائمہ برائے صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! میں بحیثیت چیئرمین مجلس قائمہ برائے صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

The Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2017 (Bill No.11 of 2017)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب میاں محمد اسلم اقبال مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

میاں محمد اسلم اقبال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں

The Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017 (Bill No.10 of 2017)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب محترمہ فرزانہ بٹ مجلس قائمہ برائے سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون وومن پروٹیکشن اتھارٹی پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر!

The Punjab Women Protection Authority Bill 2017 (Bill No.7 of 2017)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: راجہ شوکت عزیز بھٹی آپ نے پوائنٹ آرڈر اٹھایا تھا۔ آپ بات کریں۔

پوائنٹ آف آرڈر

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! بہت مہربانی، دو issues ہیں، ایک issue یہ ہے---

جناب سپیکر: جی، آپ نے ایک issue کی بات کی تھی۔ اب دو issues کی بات کر رہے ہیں۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! میں ایک کی بات کر لیتا ہوں، جب آپ اجازت دیں گے تو اس پر بھی بات کر لیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں! سنتے ہیں آپ کیا کہتے ہیں۔ اگر غلط کہیں گے تو پھر ٹوک لیا جائے گا۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! وہ اُس وقت ایک issue تھا اب دو issues ہو گئے ہیں۔ بہر حال میں ایک پر بات کر لیتا ہوں جسے میں اس وقت ضروری سمجھتا ہوں اور اس معزز ایوان کی توجہ بھی اس طرف مبذول کروانا چاہوں گا۔ میرے ایوان کے بیٹھے ہوئے تمام فاضل ممبران تھوڑی سی توجہ مجھے دیں---

جناب سپیکر: جی، تقریر نہیں، پوائنٹ آف آرڈر۔

کشمیریوں کے ساتھ ہونے والے ظلم کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کا مطالبہ

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرتا ہوں۔ اگر ایک دہشت گرد اور جاسوس کا issue انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس میں سنا جا سکتا ہے تو پھر جس کشمیر issue کی قرارداد United Nations نے اتنے سالوں سے پاس کی ہوئی ہے، ہم متفقہ طور پر ایک قرارداد اس ایوان سے پاس کر کے فیڈرل گورنمنٹ کو بھیجنا چاہتے ہیں کہ کشمیریوں کے ساتھ ہونے والے ظلم پر، اور اقوام متحدہ کی قرارداد پر جو آج دن تک انڈیا نے عمل نہیں کیا اس معاملے میں اس وقت تک انڈیا کو United Nations کی peace keeping force کے حوالے کیا جائے اور یہ issue بھی انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس میں اٹھایا جائے۔۔۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر ایک دہشت گرد کا issue انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس میں اٹھایا جا سکتا ہے اور سنا جا سکتا ہے تو جہاں ریاستی دہشت گردی ہو رہی ہے، لاکھوں بہنوں اور بھائیوں کی جانیں قربان ہو رہی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ اجازت دیں تو اس پر ہم گورنمنٹ اور اپوزیشن کی طرف سے ایک متفقہ قرارداد Monday کو اس ایوان میں لانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ قرارداد لے کر آئیں۔ جب آپ قرارداد لائیں گے تو پھر ایوان سے پوچھیں گے۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! بڑی مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں نے بھٹی صاحب کے بعد محترمہ سے وعدہ کیا تھا۔ میں آپ کو بھی ٹائم دیتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! اپوزیشن لیڈر صاحب سے بھی میری گزارش ہے، جو میں آج بات کرنا چاہتی ہوں، میں آج کوئی ایم پی اے بن کر بات نہیں کرنا چاہتی بلکہ ایک عام پاکستانی عورت ہونے کے حوالے سے میرے چند سوالات ہیں جو میں اس ایوان کے سامنے آج رکھنا چاہتی ہوں۔ ہم عوام کے نمائندے ہیں، عوام کی اس ایوان سے توقعات

وابستہ ہوتی ہیں اور خواتین کے حوالے سے اس ملک کے اندر جو صورتحال جہاں پہنچ گئی ہے وہ ناقابل برداشت اور ناقابل یقین حد تک اتنی خوفناک ہے جس کا ایک مظاہرہ خدیجہ نام کی ایک سٹوڈنٹس بچی کے ساتھ کچھ مہینے پہلے اسی ڈیوس روڈ پر ہوا اس پر 23 دفعہ 23 خنجر کے حملے اس کی شہ رگ پر کئے گئے۔ اب اس کو پروردگار نے زندگی دینی تھی اس کو دے دی لیکن آج اس کے ساتھ یہ ہو رہا ہے چونکہ ایک بااثر سیاسی وکیل اس نام نہاد اور ایسے بچے کا باپ ہے جو ایک ذہنی مریض ہے جس نے 23 دفعہ ایک بچی کی گردن پر خنجر چلائے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کوئی تحریک لے آئیں، ہم اس پر بات کریں گے اور آپ کی بات بھی سنیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے، میں ہاتھ جوڑ کر آپ سے گزارش کرتی ہوں اور ہم یہاں بہت ساری گفتگو کرتے ہیں، بہت سارے سیاسی مسائل پر باتیں ہوتی ہیں۔ اس حوالے سے یہ ایک بہت اہم issue ہے۔ ایک بچی نے اپنے خلاف ہونے والے ظلم کے خلاف آواز اٹھائی ہے اور آج اس معاشرے کی بے حسی ہے کہ کوئی وکیل اس کا کیس لینے کو تیار ہے اور نہ ہی کوئی جج اس کی ضمانت کینسل کرنے کے لئے تیار ہے۔

جناب سپیکر! میں آج خادم اعلیٰ پنجاب سے بھی سوال کرنا چاہتی ہوں کہ وہ تمام بچیوں کے سر پر ہاتھ رکھتے ہیں اور اس بچی کو بھی ہماری توجہ کی ضرورت ہے۔ ہم سب اس ایوان میں صاحب اولاد بیٹھے ہیں، اگر وہ کسی اور کی بچی ہے، اس معاشرے میں رہتی ہے اور اس معاشرے کا حصہ ہے۔ اگر آج ہم اس کے ساتھ کھڑے نہ ہوئے تو وہ کل کو کسی کی بھی بچی ہو سکتی ہے۔ میرے گھر میں بھی بیٹیاں ہیں اور آپ سب کے گھروں میں بیٹیاں موجود ہیں۔

جناب سپیکر! میں چیف جسٹس آف پاکستان اور چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ سے پوچھنا چاہتی کہ کیا ان کو اپنی ناک تلے یہ سب کچھ ہوتا نظر نہیں آرہا اور کیا چیف جسٹس آف پاکستان کو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی؟ جناب! ایک فیصد سے بھی کم execution ہے جو جتنی عورتوں کے خلاف کیسز جاتے ہیں مختارہ مائی سے شروع کریں، میں اس زہرہ بی بی کو یاد کروں جس کو اینٹوں کے ساتھ مار دیا گیا تھا، میں اس بچی ماریہ کو یاد کروں کہ جس کو اپنی پسند کی شادی کی بات کرنے پر اس کی ماں نے اسے قتل کر دیا۔ میں کس کس کا ذکر کروں یہاں؟ آج ایک فیصد بھی conviction rate نہیں ہے، جہاں عورت کے خلاف ظلم ہوتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ اس پر کوئی تحریر لے کر آئیں۔ میں ایسے کیا کروں اور کس طرح اس کو put کروں؟ انہوں نے آپ کی بات سن لی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! اگر آپ حوصلے سے میری بات سن سکیں، میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ میڈیا نے اس بات کو highlight کیا، میں شاہ زیب خانزادہ کو appreciate کرنا چاہتی ہوں کہ اس دبی ہوئی بات کو وہ باہر لے کر آئے۔ یہ پنجاب کی بچی ہے۔ آج اس ایوان کی طرف سے بھی یہ message جانا چاہئے۔

جناب سپیکر! آپ نے منہ ادھر کر لیا ہے، کیا میں نے بہت زیادہ غیر ضروری بات کی ہے؟ یہ بات نہیں ہونی چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب، جی، آپ کی مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! کیا مہربانی؟ میں آپ سے important بات کر رہی ہوں اور آپ نے اپنا face ادھر کر لیا ہے۔ آپ میری بات سننا نہیں چاہتے۔ آپ ایسا کریں کہ میں ایک قرارداد پیش کرتی ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ قرارداد لے کر آئیں۔ آپ مجھے ایسے کیا کہہ رہی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! میں ایک قرارداد پیش کرتی ہوں کہ بچیاں پیدا ہوتے ہی اس ملک میں ان کو زندہ دفن کر دیا جائے، آپ میری بات سننا نہیں چاہتے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی قرارداد سنیں گے۔ آپ قرارداد لے کر آئیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! دنیا میں movements چلتی ہیں اور آپ بات سننا نہیں چاہتے۔ اگر یہ حالت ہے کہ یہاں بات نہیں کی جا سکتی، یہاں سے ایک بچی کو message نہیں جا سکتا۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کی بات سن لی ہے، یہ کیا طریقہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت(محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! ہم یہاں کیا کرنے کے لئے بیٹھے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ کی بات سنی گئی ہے، آپ کی ساری بات ریکارڈ ہو گئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت(محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! سنی گئی اور بات ختم ہو گئی؟

جناب سپیکر: نہیں، جب آپ قرارداد لے کر آئیں گی تو بات سنوں گا۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت(محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! میں قرارداد کیا لاؤں؟ وہ پیپر دے رہا ہے، قانون کا طالب علم ہے---

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبان سن رہے ہیں۔ آپ ان کی بات کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت(محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! پتا نہیں آپ کیا بات کر رہے ہیں۔ ہم یہاں کون سے stereotype باتیں کریں گے---

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بات سنتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت(محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! میں کیا قرارداد لے کر آؤں---

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ کی بات سنتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت(محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! اگر یہ کارکردگی ہے---

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ کیا کر رہی ہیں؟ آپ کی بڑی مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بات سنتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت(محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! اگر یہ ایوان کی کارکردگی ہے تو میں اس ایوان میں آنے کے لئے تیار نہیں ہوں---

جناب سپیکر: جی،آپ تشریف رکھیں،آپ کی بات سنتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر!آپ کے ہوتے ہوئے یہاں بات نہیں سنی جا سکتی۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی، میں آپ کی بات اتنی دیر سے سن رہا ہوں۔یہ صرف آپ کا ایوان نہیں ہے ان سارے معزز ممبران کا ایوان ہے۔آپ کیا کرتی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر!آپ بات سننا نہیں چاہتے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات سن لی ہے۔آپ کی بڑی مہربانی۔

(اس مرحلہ پر پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت
محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں)

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔محترمہ عظمیٰ واک آؤٹ کر گئی ہیں۔

جناب سپیکر: جی،آپ کی بڑی مہربانی، شکریہ۔آپ تشریف رکھیں۔جی،ان کی بات سن لی ہے اور ریکارڈ ہو گئی ہے۔وہ جان بوجھ کر اپنی مرضی سے واک آؤٹ کر گئی ہیں۔یہ ان کا کیا طریقہ ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کلبھوشن یادیو کو جو ہماری عدالت نے پھانسی کا فیصلہ دیا تھا تو عالمی عدالت انصاف نے اس پر عملدرآمد روک دیا ہے اور پورے پاکستان میں اس پر شدید غم وغصہ پایا جاتا ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ ہر زبان پر ایک ہی بات ہے کہ ہماری حکومت نے جلد بازی میں عالمی عدالت کے دائرہ اختیار کو accept کیا اور 29۔مارچ 2017 کو اس declaration پر دستخط کر دیئے جو ایک حماقت تھی۔اگر ہم تھوڑا اس کو delay کرتے،اس کی بھرپور تیاری کرتے اور اس کے بعد کوئی فیصلہ کرتے تو شاید نتیجہ مختلف ہوتا۔میں نے اس سلسلے میں ایک قرارداد پیش کی ہے۔قوم کے اندر شکوک وشبہات پائے جاتے ہیں۔جس طرح حکومت کو فرنٹ فٹ پر کھیل کر سفارتی محاذ پر۔۔۔

جناب سپیکر: جی،آپ کی قرارداد کدھر ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ کے پاس ہی ہے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ ایک مذمتی قرارداد ہے اور اس میں ہم نے اس کی مذمت کی ہے۔ آپ مجھے یہ قرارداد یہاں پیش کرنے کی اجازت دیں اور میری خواہش ہو گی کہ یہ متفقہ قرارداد پاس ہو۔

جناب سپیکر: چلیں! جی، پوچھتے ہیں۔ آپ پہلے اپنی تحریک پڑھیں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے عالمی عدالت انصاف کی جانب سے کلبھوشن یادیو کے فیصلے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس پر میں نے ایک ترمیم پیش کی ہے تو آپ ان کو اجازت دے دیں پھر اس کے بعد آپ مجھے بھی ترمیم پیش کرنے کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی، سنتے ہیں، آپ پہلے اس کو غور سے سن لیں۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے عالمی عدالت انصاف کی جانب سے کلبھوشن یادیو کے فیصلے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

"یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے عالمی عدالت انصاف کی جانب سے کلبھوشن یادیو کے فیصلے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جی، آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

کلبھوشن یادیو کے معاملے کو عالمی سطح پر مؤثر انداز میں اٹھانے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"عالمی عدالت انصاف کا کلبھوشن یادیو کی پھانسی روکنے کا عارضی فیصلہ اور پاکستان کا اعتراض مسترد کر دینا پاکستانی حکومت کی سفارتی سطح پر واضح ناکامی ہے۔ حکومت کو اس کیس میں عالمی عدالت انصاف کے دائرہ اختیار کو مان لینا حماقت تھی۔ یہ فیصلہ نہ صرف پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت ہے بلکہ سوچی سمجھی سازش کا حصہ ہے۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس فیصلے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کلبھوشن یادیو کے معاملے کو عالمی سطح پر مؤثر انداز میں پیش کرے اور بھارت کی پاکستان میں دہشت گردی کرانے کی سازش کو بے نقاب کیا جائے۔"

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں بھی ایک ترمیم دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: پہلے مجھے ان کی قرارداد تو پڑھنے دیں۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ عالمی عدالت انصاف کا کلبھوشن یادیو کی پھانسی روکنے کا عارضی فیصلہ اور پاکستان کا اعتراض مسترد کر دینا پاکستانی حکومت کی سفارتی سطح پر واضح ناکامی ہے۔ حکومت کو اس کیس میں عالمی عدالت انصاف کے دائرہ اختیار کو مان لینا حماقت تھی۔ یہ فیصلہ نہ صرف پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت ہے بلکہ سوچی سمجھی سازش کا حصہ ہے۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس فیصلے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کلبھوشن یادیو کے معاملے کو عالمی سطح پر مؤثر انداز میں پیش کرے اور بھارت کی پاکستان میں دہشت گردی کرانے کی سازش کو بے نقاب کیا جائے۔"

اس قرار داد میں وزیر قانون کی طرف سے ترمیم کا نوٹس وصول ہوا ہے۔ وہ اپنی ترمیم پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر بھی کچھ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ پہلے ان کی سن لیں یا آپ کی سن لیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے آپ کو پہلے نوٹس دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے in writing دے دیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ ترمیم پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اس قرار داد میں وارد ہونے والے الفاظ "عارضی فیصلہ کے بعد" آنے والے الفاظ کی جگہ درج ذیل الفاظ ثبت کئے جائیں اور یہ قرار داد اس طرح سے پاس کی جائے کہ:

> "عالمی عدالت انصاف کا کلبھوشن یادیو کی پھانسی کو روکنے کا عارضی فیصلہ صرف ایڈوائزری نوعیت کا ہے۔ عدالتی دائرہ اختیار اور میرٹ پر عدالتی فیصلہ ابھی ہونا ہے لیکن انڈین میڈیا اور انڈین اینٹی پاکستان لابی اس فیصلے کو اپنے حق اور پاکستان کے خلاف منفی پراپیگنڈا کے طور پر استعمال کر رہی ہے جو قابل مذمت ہے۔ افسوس کا مقام ہے کہ پاکستان کے اندر کچھ لوگ اپنی منفی سوچ اور حکومت سے اپنی نفرت، بغض اور حسد کی آگ کو بجھانے کے لئے نادانستہ اور نادانی سے اس پراپیگنڈے کا حصہ بن رہے ہیں۔ یہ ایوان ایسی تمام کوششوں کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اس بارے میں وفاقی حکومت کی کوششوں کو سراہتا ہے اور بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم، شیم۔

جناب سپیکر: مجھے ان کی بات تو بتانے دیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف اور معزز ممبران حزب اختلاف
اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر انڈیا کا جو یار ہے، غدار ہے، غدار ہے،
کلبھوشن کو پھانسی دو، جندال نواز گٹھ جوڑ نامنظور،
مودی کا جو یار ہے غدار ہے، غدار ہے کے نعرے لگانے لگے)

(شور و غل)

جناب سپیکر: آپ نے قرارداد پیش کی ہے۔ مجھے ان کی ترمیم تو پڑھنے دیں۔ جی، یہ ترمیم پیش کی گئی ہے کہ پیش کردہ قرارداد میں وارد ہونے والے الفاظ "عارضی فیصلہ" کے بعد آنے والے الفاظ کی جگہ درج ذیل الفاظ ثبت کئے جائیں اور یہ قرارداد اس طرح سے پاس کی جائے کہ:

> "عالمی عدالت انصاف کا کلبھوشن یادیو کی پھانسی کو روکنے کا عارضی فیصلہ صرف ایڈوائزری نوعیت کا ہے۔ عدالتی دائرہ اختیار اور میرٹ پر عدالتی فیصلہ ابھی ہونا ہے لیکن انڈین میڈیا اور انڈین اینٹی پاکستان لابی اس فیصلے کو اپنے حق اور پاکستان کے خلاف منفی پراپیگنڈا کے طور پر استعمال کر رہی ہے جو قابل مذمت ہے۔ افسوس کا مقام ہے کہ پاکستان کے اندر کچھ لوگ اپنی منفی سوچ اور حکومت سے اپنی نفرت، بغض اور حسد کی آگ کو بجھانے کے لئے نادانستہ اور نادانی سے اس پراپیگنڈے کا حصہ بن رہے ہیں۔ یہ ایوان ایسی تمام کوششوں کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اس بارے میں وفاقی حکومت کی کوششوں کو سراہتا ہے اور بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔"

معزز ممبران حزب اقتدار: (نعرہ ہائے تحسین)

معزز ممبران حزب اختلاف: کورم، کورم، کورم۔

کورم کی نشاندہی

میاں محمد اسلم اقبال: کورم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا بیس منٹ کے لئے House adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی بیس منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(بیس منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر شام 7 بج کر 15 منٹ
پر دوبارہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار 22۔ مئی 2017 دوپہر 2:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔